بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار الامان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی - شفا بینی غرض دار الامان بینی

(جلد ۸) — مورخہ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جون شنبہ مطابق ۱۹۰۹ء — (نمبر ۳۳ و ۳۴)

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

تحریکِ دُعا

مخدومی مجتبی حضرت عابد علی شاہ صاحب بدوملی سے تحریک کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی صحت و درازی عمر کیواسطے دعائیں مانگی جاویں تاکہ اللہ تعالیٰ اس مجسم فضل کو جوش استقامت و ضعف سے بچاکر اپنے حفظ امن میں تادیر قائم رکھے۔

مبارک

دو شنبہ کی رات کو اعنی شب چہار ۱۳ ۱۴ جون ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ و ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۷ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم ہاڑ سمت ۶۶ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عاجز کے گھر میں فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ لڑکے کی صحت و عافیت اور تقویٰ و صلاحیت کے ساتھ درازی عمر کی دعا فرماویں اس دفعہ میرے گھر میں تین روز تک سخت تکلیف رہی۔ یہاں تک کہ آخر وہ بنظر ظاہر اپنی زندگی سے ناامید ہو چکے تھے حضرت خلیفۃ المسیح و جناب ام المومنین و حضرت میر صاحب و دیگر مہاجرین کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زندگی عطا کی۔ سب احباب کی ہمدردی کا شکریہ ہے۔ بالخصوص والدہ صاحبہ عبد الحی کا جو بہت ہمدردی سے دوبارہ تکلیف اٹھا کر ہمارے گھر تشریف لائیں۔ اور بچے کے پیدا ہونے تک اعنی رات کے قریب گیارہ بجے تک دعا اور دوا میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

معذرت

آجکل قادیان میں موسمی بخار بہت پھیلا ہوا ہے۔ میں دو دن سے دہلی آیا۔ تو قاضی اکمل صاحب کچھ پہلے ہی بیمار تھے۔ پھر زیادہ بیمار ہو گئے۔ ان کو افاقہ ہوا تو پندرہ روز کی رخصت لیکر وطن تشریف لے گئے۔ پیچھے عاجز بیمار ہو گیا۔ نیز کاتب و دفتری بخار میں مبتلا ہو گئے۔ جو اب تک پوری طرح تندرست نہیں ہوئے۔ لیکن بحمد اللہ عاجز کو اب آرام ہے۔ البتہ کمزوری ہے۔ اخبار پچھلی جمعرات کو نکل نہیں سکا اس نمبر کو اس واسطے ڈاک ادراق لگا کر چھاپا گیا اس کا.. انتظام بھی لکھائی وغیرہ کا مشکل ہو سکا ہے۔

قاضی اکمل صاحب

اُمید ہے کہ ۲۰ جون تک واپس آجاویں گے اون کی ڈاک سردست گولیکی ضلع گجرات جانی چاہیئے لیکن

مسز اکمل

اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔ صدر انجمن نے اون کی خدمات مدرسہ تعلیم الاسلام کی زنانہ شاخ کیواسطے محفوظ کر لی ہیں۔ گویا ان کی یہاں مستقل رہائش کی صورت نکل آئی ہے۔ اُمید ہے کہ وہ اپنے اس جگہ کے قیام میں نہ صرف لڑکیوں کے مدرسہ کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گی بلکہ عام طور پر مستورات کے درمیان علمی چرچہ پھیلانے کیواسطے اپنی مساعی جمیلہ سے قوم کو مشکور فرماویں گی۔

براہین احمدیہ رعایتی قیمت پر

میاں معراج الدین صاحب عمر پرنٹر اخبار بدر نے تین کتاب براہین احمدیہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کی خدمت میں پیش کی ہے تاکہ اون کو فروخت کر کے ان کی قیمت ناصر وارڈ شفاخانہ ام المومنین و مسجد میں لگائی جاوے۔ میر صاحب موصوف یہ کتاب بقیمت (۳ روپیہ) فی نسخہ فروخت کرتے ہیں اس کے خرید کرنے میں دو فائدے ہیں۔ ایک مکمل براہین کا ایسا ارزاں دستیاب ہونا جس کے ساتھ سوانح عمری حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہے دوسرے ضروری دینی خدمات میں ایک طرح کی امداد ہے جن پر یہ روپیہ خرچ ہوگا۔ درخواستیں بنام میر مہدی حسین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس جلد آنی چاہئیں

کیا کہیں قصاب کی ضرورت ہے

ایک احمدی بھائی جو پیشہ قصاب رکھتا ہے اپنے شہر میں غیر احمدیوں کی ایذا رسانی سے تنگ آکر نقل مکان کرنا چاہتا ہے۔ کیا کسی دوسری جگہ کے احمدی احباب اسے اس کام میں مدد دے سکتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

نماز جنازہ

شاہ صاحب سید عابد علی صاحب موصوف حیات محمد احمدی مرحوم ساکن دہرم کوٹ کیلئے واسطے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر بدو پرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر اخبار و مطبع چھاپا گیا)

(کتبہ محمد حسین احمدی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۸ (علاوہ ضمیمہ درس قرآن مجید)

معہ ضمیمہ درس قرآن شریف | چہ گویم با تو گرائی چہا و رقادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی | پیشگی (للعہ)

(جلد ۸) | مورخہ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جون ۱۹۰۹ء مطابق ۴ ہاڑ ۱۹۶۶ | (نمبر ۳۳ و ۳۴)

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

تحریک دعا

مخدومی محبی حضرت عابد علی شاہ صاحب بدوملی سے تحریک کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی صحت و درازیٔ عمر کیواسطے دعائیں مانگی جاویں تاکہ اللہ تعالےٰ اس مجسم فضل کو جلد اسقام و ضعف سے بچاکر اپنے حفظ امن میں تا دیر قائم رکھے۔

مبارک

دوشنبہ کی رات کو اعنی تب رمیانی ۱۴-۱۳ جون ۱۹۰۹ء مطابق ۲۴ و ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۷ھ ہجری علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم ہاڑ ۱۹۶۶ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے عاجز کے گھر میں فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ لڑکے کی صحت و عافیت اور تقویٰ و صلاحیت کے ساتھ درازیٔ عمر کی دعا فرماویں اس دفعہ میرے گھر میں تین روز تک سخت تکلیف رہی۔ یہانتک کہ آخر وہ بنظر ظاہر اپنی زندگی سے ناامید ہو چکے تھے حضرت خلیفۃ المسیح و جناب ام المومنین و حضرت میر صاحب و دیگر مہاجرین کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زندگی عطا کی۔ سب احباب کی ہمدردی کا شکریہ ہے۔ بالخصوص والدہ صاحبہ عبد الحی کا جو بہت ہمدردی سے دو بار تکلیف اُٹھاکر ہمارے گھر تشریف لائیں۔ اور بچے کے پیدا ہونے تک اعنی رات کے قریب گیارہ بجے تک دعا اور درود میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

معذرت

آجکل قادیان میں موسمی بخار بہت پھیلا ہوا ہے۔ میں دورے سے آیا۔ تو قاضی اکمل صاحب کچھ پہلے ہی بیمار تھے۔ پھر زیادہ بیمار ہو گئے۔ ان کو افاقہ ہوا تو چند روز کی رخصت لے کر وطن تشریف لے گئے۔ پیچھے عاجز بیمار ہو گیا۔ نیز کاتب و دفتری بخار میں مبتلا ہو گئے۔ جو اب تک پوری طرح تندرست نہیں ہوئے۔ لیکن بحمد اللہ عاجز کو اب آرام ہے۔ البتہ کمزوری ہے۔ اخبار پچھلی جمعرات کو نکل نہیں سکا آج نمبر کو اس واسطے زائد اوراق لگا کر چھاپا گیا اس کا... انتظام بھی لکھائی وغیرہ کا بمشکل ہو سکا ہے۔

قاضی اکمل صاحب

اُمید ہے کہ ۲۰ جون تک واپس آجاویں گے اون کی ڈاک سرو گمٹ گولیکی ضلع گوجرات جانی چاہیئے لیکن

مسز اکمل

اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔ صدر انجمن نے اون کی خدمات مدرسہ تعلیم الاسلام کی زنانہ شاخ کیواسطے محفوظ کر لی ہیں۔ گویا ان کی یہاں مستقل رہائش کی صورت نکل آئی ہے۔ اُمید ہے کہ وہ اپنے اس جگہ کے قیام میں نہ صرف لڑکیوں کے مدرسہ کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گی بلکہ عام طور پر مستورات کے درمیان علمی چرچہ پھیلانے کیواسطے اپنی مساعی جمیلہ سے قوم کو مشکور فرماویں گی۔

براہین احمدیہ جاتی قیمت پر

میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر اخبار بدر نے تین کتاب براہین احمدیہ حضرت میرزا صر نواب صاحب کی خدمت میں پیش کی ہے تاکہ اون کو فروخت کر کے ان کی قیمت ناصر وارڈ شفاخانہ ام المومنین و مسجد میں لگائی جاوے۔ میر صاحب موصوف یہ کتاب بقیمت (عہ) فی نسخہ فروخت کرتے ہیں اس کے خرید کرنے میں دو فائدے ہیں۔ ایک مکمل براہین کا ایسا ارزاں دستیاب ہونا جس کے ساتھ سوانح عمری حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہے دوسرے ضروری دینی خدمات میں ایک طرح کی امداد ہے جن پر یہ روپیہ خرچ ہو گا۔ درخواستیں بنام میر مہدی حسین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس جلد آنی چاہئیں

کیا کہیں قصاب کی ضرورت ہے

ایک احمدی بھائی جو پیشہ قصاب رکھتا ہے اپنے شہر میں غیر احمدیوں کی ایذا رسانی سے تنگ آکر نقل مکان کرنا چاہتا ہے۔ کیا کسی دوسری جگہ کے احمدی احباب اسے اس کام میں مدد دے سکتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو۔

نماز جنازہ

شاہ صاحب سید عابد علی صاحب موصوف حیات محمد احمدی مرحوم ساکن دہرم کوٹ کے واسطے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر اخبار و مطبع چھاپا گیا)

(کتبہ محمد حسین احمدی)

سلسلہ خبر رسانی میں دوسری ایجاد

اکمل کا پیغام

(آفتاب کے ذریعے کرنوں کی تار میں)

نماز پڑھ کے چھت پر چارپائی بچھائے مشرق کی طرف منہ کئے بیٹھا تھا۔ نسیم صبحدم کے جھونکوں نے میرے دماغ پر ایک خاص کیفیت طاری کر دی خیالات میں تموج شروع ہوا۔ میں نہیں جانتا تھا یہ رَو کس طرف جانیوالی ہے کہ دیکھا ایک خورشید خاوری نے دریچۂ شرق سے اپنا مونہہ باہر نکالا اس نظارہ سے بیتاب ہی تو کر دیا۔ سمند عشق پر ایک اور تازیانہ ہوا پھر اس وقت جو کچھ میں نے بذریعہ برق زا آفتاب کی کرنوں کی تار مسیح کے مزار پر پیغام بھیجا وہ ناظرین کی آگاہی کے لئے چھپواتا ہوں۔

لے آفتاب صبح سے تیرا تھا انتظار ... تو ہی رخ حبیب کی ادنیٰ سی یادگار
یہ تیری روشنی ہو کہ دنیا کو تو ہے ... مظہر ہے جس کی قدرت حق کا ظہور کر
آئینہ تجلیا ہو تو کس کے جمال کا ... ہو ایک نمونہ تو کس کے کمال کا
مدت سے تو سوتا ہی کل جہان ... دن چڑھ گیا نکل کر گیا جہاں جہان
میرے میں اہل میں سوز زیبا کو دیکھکر ... تجھ میں کسی کا چہرہ مجھے آتا ہو نظر
یہ نکوہ فیض عالم ہو مخلوق پہ تیرا ... ہی نور تجھ میں نور سموات ارض کا
ہے تیرے بہت کے تیرے وجود سے ... تو نعمت عظیم ہو رب ودود سے
ہوتا ہے علم تجھ سے نشیب و فراز کا ... جسمانی مملکت میں ہو تو ہی رہنما
اے آفتاب میرا بھی ایک آفتاب تھا ... وہ تیرا دیکھنے سے مجھے یاد آگیا
وہ بھی تجلی نور سموات و ارض کا ... کافور جس نے ظلمت شیطان کو کردیا
ہر سمت جو تھی مدت سے غفلت کے خواب میں ... بیدار لطف و قہر اس نے کیا ہمیں
ظلمات میں پڑے تھے نظر کچھ نہ آتا تھا ... اس نے بتہ دیا ہے نشیب و فراز کا
سمجھایا یہ گڑھا ہے یہ ہموار یہ پہاڑ ... آباد یہ زمین ہی یہ خوفناک اجاڑ
حضرت میں کے ہادی و مہدی و رہنما ... روحانی مملکت سے خبردار کردیا
وہ آفتاب گرچہ بڑا پُر انوار تھا ... صورت سے اسکی جلوۂ حق آشکار تھا
لیکن آنا وہ شپرہ چشموں کو کیا نظر ... محروم رہ گئے وہ زیارت سے بیخبر
اب بھی تو اس کا فیض ہے وہ دلاں پر ... پھیلا رہا ہے روشنی سا جہاں پر
چمگادڑوں کو اسکی خبر گر نہیں تو ہو ... دیکھیں اگر کیا جو چشم ہی خراب ہیں
اے آفتاب یہ تو بتا ہر سحر کہ تو ... کس کو ہے ڈھونڈتا ہر شام کو
وقت میں کسکی جستجو سے تڑپتا ہے ... ہر شام جیکہ نقشۂ عالم بگڑتا ہے
ترستہ ہے فراق میں ہی اتنا کانپتا ... اس سے لقا کا کچھ تو مجھے بھی پتا بتا
ہاں اس کے سوز ہجر میں یہ اضطراب ہے ... اتنا تڑپ رہا ہو بڑا بے قرار ہے
تیری شعاع ہے کہ یہ شعلہ ہے آہ کا ... عالم دکھا رہا ہو جو روز سیاہ کا
آفاق کو نہ پھونک دیں ہو گا بڑا زیاں ... حد سے بڑھی ہوئیں تیری شعلہ نوائیاں
حالت مری بھی فرقت جاناں میں ہے یہی ... اک آگ سی ہے سینہ کو اندگی ہوئی
میرا بھی چہرہ زرد ہے میں بھی ہوں کانپتا ... مجھ کو بھی اپنے یار کا ملتا نہیں پتا
سینہ میں میری داغ ہو وہ تجھ سے کم نہیں ... ہجر حبیب کا مجھے کیا کچھ الم نہیں
ملتا تھا اپنا حال ترے حال زار سے ... اس واسطے یہ درد کے نغمہ نکل گئے
ورنہ ہوں میں تو قائل ام شود دم من ... نکلے نہ منہ سے آہ اگرچہ بڑی جلن
چل پھر کے تو تو اپنا یونہی دن گذارے ... اور میں تو اٹھ کے بیٹھ نہیں سکتا ضعف سے
یہ راز ہو گا گردش لیل و نہار کا ... ہر روز تو طواف کرے کوئے یار کا
یہ بات ہے تو ایک مرا بھی پیام ہے ... پہنچانا ہے اسے جو جہان کا امام ہے
ہے نور دین جس کے غلاموں سے اک غلام ... اور خاکپا ہے جسکا محمد علی سا نام
ہاں جس کی جوتیاں کئی صادق اٹھاتے ہیں ... اور جا کے فرش راہ میں آنکھیں بچھاتے ہیں
محمود جسکی کان کا رخشندہ لال ہے ... احمد حسن کا جسکے گلی بیمثال ہے
یعقوب ہو حسین ہو حسرت ہو یا کمال ... ناصر ہو یا نواب ہو حامد ہو یا جمال
سرور ہو یا ہو حضرت احسن سا مولوی ... سب جسکی بارگاہ کی کرتے ہیں چاکری
اکبر - ادریس - بوجہ سے تیرے سے ہر زبان ... کرتے ہیں جسکی یاد میں نغمہ سرائیاں
کہنا کہ السلام علیک ایہا النبی ... نازل خدا کی رحمتیں تم پر ہوں ہر گھڑی
اکمل تمہارے ہجر کی رکھتا نہیں ہے تاب ... تم خواب ہی میں آؤ جو ہو اسقدر حجاب
روحی فداک اک نظر آکے دیکھ لو ... ہے بیقرار تفتہ جگر آکے دیکھ لو

جانم نثار کوچۂ آل مسیح باد
خاکم غبار چشم عدوئے قبیح باد

تاریخ شہادت حضرت مولوی عبد اللطیف — برادر قاضی محمد یوسف صاحب دورہ کرتے ہوئے سرحد خوست پر پہونچکر حضرت شہید کی تاریخ وفات "فخر اُمت" ۱۳۲۱ لکھتے ہیں جو بالکل درست ہے۔

البیان — ایک ہی عربی اردو رسالہ ہے جو ہندوستان میں شائع ہوتا ہے۔ مسلمانوں کیواسطے لازم ہے۔ کہ ضرور اس کی اشاعت کے واسطے کوشش کریں۔ ہم نے سنا ہے کہ اس کی مالی حالت اچھی نہیں اگر وہ بند ہو گیا تو سخت افسوس کی بات ہوگی۔ قیمت صرف ۳ سالیانہ ہے یہ ایک علمی سیاسی اخباری تاریخی۔ جدید طرز کا ماہوار رسالہ ہے۔

ملنے کا پتہ یہ ہے
دفتر البیان - آسی پریس لکھنو

خطبہ جمعہ

(اختصاراً)

(جو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے بروز جمعہ ۴ جون ۱۹۰۹ء کو پڑھا)

حضور نے سورہ بقرہ کے تیئسویں رکوع میں سے آیت واذا سالک عبادی الخ سے لیکر اخیر رکوع تک پڑھا اور ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ روزہ ایک عظیم الشان عبادت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ الصوم لی۔ روزہ میرے لئے ہے کیونکہ روزے میں خدا تعالیٰ کی صفات کا رنگ ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ اسکی کوئی عورت ہے۔ ایسا ہی روزہ دار بھی تھوڑے وقت کے واسطے محض خدا کی خاطر بنتا ہے۔ استعینوا بالصبر میں بھی صبر کے معنے روزے کے کئے گئے ہیں۔ روزے کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ جیسا کہ لباس میں سکون۔ آرام گرمی۔ سردی سے بچاؤ۔ زینت تسا قسم کے دکھوں سے بچاؤ ہے ایسا ہی اس جوڑے میں ہے۔ جیسا کہ لباس میں پردہ پوشی۔ ایسا ہی مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے جوڑے کی پردہ پوشی کیا کریں اس کے حالات کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں اس کا نتیجہ رضائے الٰہی اور نیک اولاد ہے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک چاہیئے اور ان کے حقوق کو ادا کرنا چاہیئے۔ اس زمانہ میں ایک بڑا عیب ہے۔ کہ عورتوں کے حقوق کی ادائگی کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ مجھے ایک شخص کے خط سے نہایت دکھ پہونچا۔ جس نے کہا کہ پنجاب۔ ہندوستان کے مرد تو بڑے بے غیرت ہیں عورت کی اصلاح کیا شکل ہے اگر موافق طبیعت نہ ہوئی تو گلا دبا دیا میں تو آپکا مرید ہوں جو آپ فرماوینگے وہی کرونگا۔ مگر طریق اصلاح یہی ہے یہ حال مسلمانوں کا ہو رہا ہے۔ خدا رحم کرے۔ نبی کریم صلعم اور صحابہ تو عورتوں کو جنگوں میں بھی اپنے ساتھ رکھتے تھے اور اب لوگوں کا یہ حال ہے کہ عورتوں کو ساتھ نہیں رکھتے اور ایسے بیجے عذر کر دیتے ہیں کہ ہماری آمدنی کم ہے گھر چھوٹے ہیں۔ دراصل احکام الٰہی کی عزت اور منزلت ان کے دلوں میں نہیں قرآن شریف کو نہیں پڑھا جاتا ہے ایک دیوار کسی کی ٹوٹتی ہو تو ہزار فکر کرتا ہے مگر قیامت کا پہاڑ جو ٹوٹنے والا ہے اس کا فکر کسی کو نہیں۔ قیامت میں نبی کریم صلعم کا بھی اظہار ہوگا کہ اس قوم نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہمکو اسکی متابعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ دورہ

۱۰

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۲۹ مورخہ ۱۳ - مئی)

بنگہ | پھگواڑہ سے چودہ میل کے فاصلہ پر بنگہ واقع ہے جہاں کی جماعت احمدیہ گویا ضلع جالندھر کا مرکز ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے اسی جگہ انجمن ضلع کا قائم کرنا منظور فرمایا ہے۔ اور یہی ٹھیک بات ہے۔ کیونکہ ایک تو یہاں کے دوست بہت پُرجوش ہیں اور مستعد ہیں۔ دوسرے یہ مقام ایسی جگہ واقع ہے۔ کہ راہوں کریام کریم پور بلکہ کاٹھگڑھ تک کے لوگ ملک پنجاب میں آمد و رفت کے واسطے یہیں سے گذر کر جاتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے پاس ایک بہت عمدہ مسجد ہے۔ جو شہر کے متصل باغ میں واقع ہے۔ یہ مسجد بالکل احمدیوں کے قبضہ میں ہے۔ اس مسجد کے ساتھ ایک حجرہ بھی ہے۔ جہاں کہ میاں احمد یار صاحب اور ایک مدرس میاں غلام نبی خان صاحب جو لڑکوں اور لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتے ہیں رہتے ہیں۔ اس انجمن کے سکرٹری میاں رحمت اللہ صاحب ہیں۔ جن کے دفتر کے تمام رجسٹر میں نے ملاحظہ کئے۔ اور سب کو صاف اور درست اور باضابطہ پایا۔ تمام ضروری رجسٹر موجود ہیں۔ اور سب خانہ پُریاں کی ہوئی ہیں۔ چندے برابر وصول کئے جاتے ہیں۔ اس کام میں میاں رحمت اللہ صاحب بہت کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میاں رحمت اللہ صاحب کا نکاح خواجہ کرم داد صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ قادیان میں ہوا تھا۔ خواجہ صاحب موصوف اور میاں رحمت اللہ نے یہ تعلق صرف سلسلہ احمدیہ کی محبت کے سبب سے باوجود اپنی برادریوں کی مخالفت کے کیا تھا۔ مگر اس تعلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے طرفین کے متعلقین کے واسطے حسن معاشرت کا نمونہ بنایا ہے۔ میاں رحمت اللہ کا پہلی بیوی سے جو ایک لڑکا میاں اسمٰعیل نام ہے۔ اُس کے واسطے حضرت اقدس مرحوم سے دعا کرائی تھی کہ نیک ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ اب میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ لڑکا بہت ہی نیک سیرت ہے۔

یہاں میں نے ایک جمعہ پڑھایا۔ جو کہ ایک درخت کے سایہ کے نیچے... پڑھایا گیا۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے کے واسطے بہرام سے نواب خان صاحب بمعہ چند ساتھیوں کے اور موضع کھاچوں سے میاں خیر الدین صاحب وغیرہ اور موضع لنگیری سے میاں نظام الدین صاحب وغیرہ تشریف لائے تھے۔ جمعہ کے سوائے ایک وعظ رات کو مولوی کریم بخش صاحب نے اپنے محلہ میں کرایا۔ جس کے سننے کے واسطے مردوں کے علاوہ بہت سی عورتیں بھی جمع ہوئی تھیں۔ اور ایک پبلک لیکچر بھی شام کے وقت ہوا۔ جو کہ مسئلہ نجات پر تھا۔ اس لیکچر کو جس طرح سے شروع کیا گیا تھا۔ اُس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے بعد اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں نے اس بات کو بالتفصیل بیان کیا۔ کہ ہر ایک نبی اپنی اُمت کو نجات دینے کے واسطے مبعوث ہوتا ہے۔ مگر ضروریات زمانہ اور ملکی اور قومی حالات کے لحاظ سے ہر قوم کو ایک خاص دُکھ اور تکلیف سے نجات کی ضرورت رہی ہے اور جو نبی ان کے پاس بھیجا گیا۔ وہ اُسی ضرورت کے پورا کرنے کے واسطے بھیجا گیا۔ اس کی کئی ایک مثالیں بیان کی گئیں۔ ان مثالوں کی ذیل میں حضرت عیسیٰ کا ذکر بھی کیا گیا۔ اور اُن کا ایک خاص قوم بنی اسرائیل کے واسطے نبی ہونا اور صرف ان کی نجات وقتی کے واسطے آنا۔ اور اس قوم کو ایک بڑی نجات کے حاصل کرنے کے واسطے طیار کرنے اور اُس نجات کی بشارت دینے کے واسطے آنا۔ جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہونی تھی۔ مفصل بیان کیا گیا۔ اسی مضمون کے ضمن میں یہ بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوا۔ کہ ہم مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ مگر موجودہ اناجیل کو خدا کا وہ کلام تسلیم نہیں کر سکتے۔ جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ اس کے دلائل جو بیان کئے گئے تھے۔ وہ مختصراً یہ ہیں۔

(۱) عیسائی خود تسلیم نہیں کرتے۔ کہ یہ انجیلیں حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی ہیں۔ حالانکہ اسلام کے عقائد کے مطابق انجیل وہ کلام ہے۔ جو حضرت عیسیٰ پر ہوا تھا۔

(۲) متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا جن کی یہ انجیلیں ہیں انہوں نے خود کہیں دعویٰ نہیں کیا۔ کہ اُنہوں نے یہ کلام الہام الٰہی سے لکھا ہے۔ بلکہ صرف تاریخی قصوں کے طور پر انہوں نے سُنی سُنائی باتیں لکھی ہیں۔

(۳) مسیح کے وقت میں یہ اناجیل نہیں لکھی گئیں۔ بلکہ بعض عیسائی محققین کے نزدیک ایک سو سال بعد لکھی گئیں۔

(۴) زمانہ حال کے عیسائی محققین نے یہ ثابت کیا ہے کہ جن لوگوں کی طرف یہ اناجیل منسوب کی جاتی ہیں۔ وہ انجیل ان لوگوں نے کبھی نہیں لکھیں۔ مگر ان کے لکھنے والے مسیح کے بہت بعد کوئی اور شخص تھے۔ جو حواری نہ تھے۔ بلکہ حواریوں کو ملنے والے بھی نہ تھے۔ یہ باتیں ان کتابوں میں درج ہیں۔ جو آج کل کے محققین انگریزوں اور یورپین پادریوں نے لکھی ہیں۔ غالباً دیسی عیسائیوں کو ان سے بے خبر رکھا جاتا ہے۔ ان میں سے دو کتابوں کے نام یہ ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جو ۲۶ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ قیمت قریباً [illegible] ہے۔ اور قادیان میں موجود ہے۔ انسائیکلوپیڈیا ببلی کا جو چار ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو روپیہ قیمت ہے۔ یہ کتابیں یورپ کے بڑے بڑے پادریوں۔ پروفیسروں۔ پرنسپلوں وغیرہ نے مل کر لکھی ہیں۔ اور عیسائی دُنیا میں بڑی معتبر مانی جاتی ہیں۔

(۵) اس قسم کی کوئی ستر اناجیل تھیں جن سے انتخاب کر کے یہ انجیلیں بنائی گئی ہیں۔ اُن ستر اناجیل میں سے بعض اب تک موجود ہیں (ان کو انگریزی میں اپاکرفا کہتے ہیں) یہ ولائت میں اب چھپ گئی ہیں۔ اور ہمارے پاس موجود ہیں۔

(۶) ان انجیلوں کو اس واسطے بھی ہم خدا کا کلام نہیں بتلا سکتے۔ کہ حضرت عیسیٰ اور اُس کے حواریوں کی طرف جو اقوال اور افعال منسوب کر کے ان میں لکھے گئے ہیں وہ ایسے خراب اور نامعقول ہیں۔ کہ ایک نبی اور اُس کے ساتھیوں کی طرف ایسی باتوں کا منسوب کرنا ہمارے نزدیک گناہ میں داخل ہے۔ مثلاً انجیل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یسوع اور اُس کے حواریوں نے بیگانوں کے کھیت میں سے بالیں چرا کر کھالیں۔ جس پر ان لوگوں نے بیزاری بھی ظاہر کی۔ کہ ایک چوری اور دوسرے سبت کے دن ایسا فعل شنیع۔ پھر اس انجیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع اپنی ماں کے ساتھ بے ادبی سے پیش آیا۔ پھر اس میں ہے کہ وہ بہت سی نامحرم عورتیں اپنے ساتھ لئے پھرتا تھا۔ اگرچہ عیسائیوں کا فرقہ مارمن اس امر کا قائل ہے۔ کہ وہ عورتیں آپ کے نکاح میں تھیں اور اسی طرح سب عیسائیوں کا فرض ہے۔ کہ کثرت ازدواج کے مسئلہ پر عمل کریں۔ چنانچہ پادری مسٹر جن کی خط و کتابت میرے ساتھ ہے۔ اور جن کی چار بیویاں بیس لڑکے اور پندرہ لڑکیاں ہیں۔ انہوں نے ایک گروپ مجھے بھیجا تھا۔ جس میں پادری صاحب اور اُن کی چار بیویاں اور [illegible] بچوں کی تصویریں تھیں۔ وہ سب لوگوں کو دکھائی گئیں۔ غرض اس طرح اناجیل میں سے وہ باتیں

پیش کی گئیں۔ جو نبی کی شان کے خلاف ہیں۔ اور ثابت کیا گیا۔ کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہو سکتا۔

میں اپنے مضمون کو یہاں تک بیان کر چکا تھا۔ کہ اے۔ پی مشن کے ایک کارندے جو یہاں مشن کی طرف سے مقیم ہیں۔ اور لسن شیٹ ہیں۔ بول اُٹھے کہ ہمیں وقت دیا جائے ہم کچھ بولنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ میری تقریر ہنوز بہت باقی تھی اور ہم نے لسن شیٹ صاحب کو کسی مباحثہ کے واسطے مدعو نہ کیا تھا۔ ہمارا لیکچر اپنے طور پر تھا۔ مگر تاہم چونکہ وہ تشریف لائے تھے۔ اور پنسل سے نوٹ بھی کر رہے تھے۔ اور موجودہ اناجیل کے جعلی ثابت کرنے کے لئے جو زبردست دلائل دیئے گئے تھے۔ اُن کے سُننے کے بعد پبلک خواہشمند معلوم دیتی تھی۔ کہ لسن شیٹ صاحب کا جواب سُنیں۔ اس واسطے لسن شیٹ صاحب کو وقت دینے کے واسطے تا کہ ان کو بعد میں شکایت نہ رہے میں نے اپنی تقریر کو بہت مختصر کیا بلکہ صرف آئندہ تقریر کے عنوان بیان کئے۔ کہ نجات عامہ جو تمام بنی نوع انسان کو گناہ سے بچا کر خدا تک پہنچا دیتی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اسی نجات کی راہ کو صاف کرنے کے واسطے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود پیدا ہوئے۔ اس پر میں نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اور لسن شیٹ صاحب اُٹھے۔ مگر پبلک کو ان کی تقریر سے بہت مایوسی ہوئی۔ کیونکہ جس انجیل کو میں ثابت کر چکا تھا۔ کہ یہ اصلی نہیں۔ اسی سے اُنہوں نے حوالے دینے شروع کئے۔ جس پر ایک انصاف پسند صاحب بے اختیار بول اُٹھے اور اُنہوں نے شیٹ صاحب کو شرمندہ کیا کہ جب تک آپ اناجیل کو صحیح نہ ثابت کر لیں۔ تب تک آپ کو اور بات کرنی مناسب نہیں۔ اس کے بعد اور لوگ بھی بول اُٹھے۔ اور چند متفرق باتوں کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اس جگہ ایک بات قابل ذکر ہے کہ لسن شیٹ صاحب نے انجیل میں سے حوالہ دیتے ہوئے ایک حوالہ میں ایک لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیا۔ جس پر انہیں کہا گیا۔ کہ یہ لفظ دکھاؤ۔ تب کہنے لگے۔ کہ میں نے یہ لفظ نہیں بولا۔ اور اس وقت جب وہ حوالہ دوبارہ بولا۔ تو پھر وہی لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیا۔ جس پر لوگ بہت بیزار ہوئے۔

اے۔ پی مشن کے ناظموں کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے۔ کہ وہ اپنے کارندوں کو ضرور سمجھا دیا کریں۔ کہ پبلک جلسوں میں ایسی دھوکا دہی کرنی مناسب نہیں ہوتی۔ ممکن ہے۔ کہ فریق مقابل انجیل سے بخوبی واقف ہو جیسا کہ یہاں ہوا۔ اور پھر شرمندگی سخت اُٹھانی پڑے۔

موجودہ بائیبل کے مشکوک ہونے کے واسطے ایک دلیل میں نے یہ دی تھی۔ کہ توریت تو وہ کتاب ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی حالانکہ پادری صاحبان جو توریت پیش کرتے ہیں۔ اُس میں حضرت موسیٰ کی وفات اور اس پر نوحہ کرنا اور اس کو دفن کرنا سب لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اُس کی قبر نہیں معلوم کہاں ہے۔ اس کے جواب میں لسن شیٹ صاحب نے فرمایا۔ کہ پھر قرآن شریف کے تیس پارے کیوں ہیں۔ اور اس میں بقر نبی اور لقمان نبی کا کیوں ذکر ہے۔ واہ سبحان اللہ تیری قدرت۔ کیا عجب جواب ہے۔ بائیبل کے صحیح ہونے کی کیا معقول دلیل ہے۔

خیر۔ ان تمام باتوں کے باوجود میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ لسن شیٹ صاحب عیسائی مذہب کی تائید کرنا ضرور اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس فرض کی ادائیگی کی خاطر وہ سچ جھوٹ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہ کسی معقول جواب سے کبھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ بلکہ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور کچھ نہ ہو تو ہنسی مذاق کی باتوں سے وقت نکال لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے وہ مشن کے لئے قابل قدر آدمی ہیں۔ اور ان کی تنخواہ اور عہدے میں ضرور ترقی ہونی چاہئے۔ اس واسطے کہ دوسرے دن اثنائے گفتگو میں اُنہوں نے اپنی تنخواہ کے قلیل ہونے اور گذارہ بمشکل چلنے کا بھی کچھ ذکر کیا تھا۔ یہ امر کہ ان کا عہدہ لسن شیٹ ہے۔ یہ بھی مجھے انہیں سے معلوم ہوا تھا۔ کیونکہ غالباً کسی غلط فہمی کے سبب ان کے ایک اسسٹنٹ سے جو اس جگہ کاٹی کسٹ ہیں۔ مجھے یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ یہ صاحب بھی کاٹی کسٹ ہیں۔ لیکن اُنہوں نے خود ہی لیکچر کے وقت میری اس غلطی کو درست کیا۔ اور فرمایا کہ میں کاٹی کسٹ نہیں ہوں۔ بلکہ لسن شیٹ ہوں۔ اس کے واسطے ان کا شکریہ ہے۔

اس جلسے کے متعلق میں یہاں کے تھانیدار صاحبان باوا بھنگا سنگھ صاحب اور جناب میر نظر احمد صاحب اور منشی محمد حسن صاحب کا ان کے حسن انتظام کے سبب شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ بنگہ میں ایک خاص بات یہ دیکھی گئی ہے۔ کہ نمازوں کے وقت وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت خشوع کرتے ہیں۔ بہت سے تہجد خواں ہیں۔ دعا میں بہت مصروف رہتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے امام مولوی کریم بخش صاحب ہیں۔ اکثر انہیں کے ذریعہ سے اس حق کی شناخت تک پہنچے ہیں۔ وہ کسی زمانہ میں تھانہ دار تھے۔ یکلخت جذبہ الٰہی جو ہوا۔ تمام مال و متاع لٹا دیا۔ اور یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ اور لوگوں کو دین سکھلانے کے کام میں مصروف ہوئے۔ توحید کا ڈنکا بجلنے لگے۔ مشرکوں سے بہت دُکھ اُٹھایا۔ توحید کا ڈنکا بجلنے لگے۔ مشرکوں سے بہت دُکھ اُٹھایا۔ مگر صبر کیا۔ چونکہ صدق دل والے آدمی تھے۔ خدا نے ان کے دل کو مسیح موعودؑ کی طرف متوجہ کیا۔ ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب کہ آپ بیعت نہ لیتے تھے۔ آپ نے کچھ وظیفہ پوچھا۔ تو حضرت نے فرمایا۔ مجھے جو کچھ حاصل ہوا ہے۔ الحمد سے حاصل ہوا۔ تم بھی الحمد بہت پڑھا کرو۔ میاں احمد یار صاحب جو اصل میں لدھیانہ کے رہنے والے ہیں۔ کوئی پانچ سال سے اس مسجد کے حجرہ میں مقیم ہیں۔ صوفی مزاج آدمی ہیں۔ بلکہ کسی بزرگ کے خلیفہ بھی تھے۔ گویا کہ خود پیر تھے۔ مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضرت مسیح موعودؑ کے خادم بن گئے ہیں۔ یہ صاحب ہمارے دوست شیخ غلام احمد صاحب واعظ کے پُرانے رفیقوں اور ہمدردوں میں سے ہیں۔ یہاں کے میاں شیر محمد صاحب گاڑی بان کا میں بالخصوص مشکور ہوں۔ کہ وہ مجھے اپنی گاڑی پر سوار کرا کر نواں شہر راہوں پھر واپس بنگہ اور حاجی پور لے گئے۔ دین حق کیواسطے ان کو بڑا جوش ہے۔ ٹمٹم پر بیٹھے ہوئے سارے راستہ سواریوں کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے کام کاج میں برکت دے۔ اس جگہ کے بعض دیگر دوستوں کے نام یہ ہیں۔ مولوی غلام نبی خان صاحب جن کا ذکر اوپر بھی آیا ہے۔ ان کے مکتب کے بڑھانے کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہئے۔ میاں اسمٰعیل صاحب عرف سندھی۔ سیٹھ اللہ بخش صاحب۔ میاں نور محمد صاحب۔ شیر احمد یکہ بان۔ عمر دین۔ جانی۔ مولا بخش۔ امام دین رنگریز۔ بابو رنگریز۔ یہ سب پرجوش دوست ہیں۔ دینی خدمات میں ساعی رہتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا کرے۔ اور بڑھ کر نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین!

میاں عبداللہ سبزی فروش۔ جھنڈو رنگریز۔ نبی بخش یکہ بان۔ عطا محمد صاحب۔ مکند پور کے میاں رحمان صاحب بھی اتفاق سے یہاں آ گئے تھے۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔

راہوں بنگہ سے میں نواں شہر راہوں۔ کریام۔ بیر سیان کریم پور۔ لنگڑوعہ۔ سڑوعہ اور بالآخر کاٹھ گڑھ تک جانے

کے واسطے تیار تھا۔ جہاں سے میاں عبد السلام کے پُر اصرار خطوط آچکے تھے۔ مگر جس وقت میں بنگہ سے چلنے کے واسطے تیار تھا۔ اُس سے تھوڑی دیر پہلے ایک ...... صاحب ملے اور فرمانے لگے۔ کہ اس علاقے کی جماعت قریباً سب زمینداری پیشہ ہے۔ اور آجکل رات دن غلہ بٹائی کے سبب باہر رہتے ہیں۔ آپ کا وہاں جانا بہت مفید نہ ہوگا۔ اس بات کو معقول جان کر میاں رحمت اللہ صاحب اور دیگر بھائیوں سے مشورہ کے بعد یہ قرار پایا۔ کہ دورے کو سردست اسی جگہ ملتوی کیا جائے۔ صرف ایک دن کے واسطے راہوں سے ہو آنا چاہیے۔ کیونکہ وہاں کے دوست تجارت پیشہ یا ایسے مالکان زمین ہیں۔ جو گھر پر ہی رہتے ہیں۔ اس واسطے عاجز ایک روز کے لئے راہوں کو روانہ ہوا۔ میاں شیر محمد صاحب اپنے یکہ کارٹ پر سوار کر کے لے گئے۔ راہوں میں عاجز نے صرف ایک شب قیام کیا۔ شام کو ۵ بجے کے بعد سرائے میں ایک لیکچر ہوا جہاں ایک خاصی جماعت مسلمانوں کی اور چند اہل ہنود لیکچر سُننے کے واسطے جمع ہوئے۔ ضرورۃ امام پر ایک تقریر کی گئی۔ اور مفصل بیان کیا گیا۔ کہ قرآن اور حدیث کی رو سے بلکہ عقلی دلائل کی رو سے اس وقت سچا دین وہی ہے جو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور خود عمل کر کے دکھلایا ہے۔ راہوں میں عاجز راقم برادر فیروز خان صاحب کے مکان پر قیام پذیر ہوا۔ جو کہ یہاں کے سفید پوش نمبردار ہیں۔ فرماتے تھے۔ ہماری قوم راجپوتوں کی بہت ہی اکڑ باز اور متکبر ہے اور ہم بھی ایسے ہی تھے۔ مگر اب تو مرزا صاحب کی صحبت سے سب باتیں جاتی رہی ہیں۔ گویا دنیوی متکبرین کے خیال میں تو ہم نامرد ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ وہاں کے دوست حاجی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر عبد اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ یہ صاحبان زیادہ تر معالجہ چشمان کرتے ہوئے ممالک عرب۔ مصر روم۔ شام۔ یورپ کے مختلف ممالک بلکہ امریکہ تک سیر کر چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بہت محبت رکھتے ہیں۔ سیر و سیاحت کے سبب ان کے حالات خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ جالندھر کی رپورٹ میں بابو محمد اشرف صاحب کا جو ذکر ہوا تھا۔ ان کا اصلی وطن بھی اسی جگہ ہے۔ چنانچہ بابو صاحب کے والد مولوی محمد علی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو کہ پہلے فارسی مدرس تھے۔ اور اب پنشن لے کر اپنے وطن میں آ بیٹھے ہیں۔ وہ اپنی پنشن کے متعلق فرماتے تھے۔ کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کیونکہ اس صیغہ میں بہت کم کسی کو

پنشن ملتی ہے۔ بر ہما میں ڈاکٹر بابو غلام دستگیر صاحب جو اپنی جماعت کے پُرجوش ممبر ہیں۔ وہ بھی انہیں مولوی صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ہیں۔ بلکہ اس خاندان میں سب سے اوّل وہی احمدی ہوئے تھے۔ اور انہیں کی دعاؤں اور کوششوں سے پھر دوسرے صاحبان نے سلسلہ حقہ کی طرف توجہ کی۔ یہاں پر منشی بدر بخش صاحب محرر چونگی سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو ان صاحبان میں سے ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت اقدس میں دعاؤں کے واسطے خطوط لکھنے میں بہت ہی چست تھے۔ منشی صاحب ایک جوشیلے نوجوان ہیں۔ حکیم غلام نبی صاحب طبیب شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی بھی اسی جگہ کے رہنے والے ہیں۔ حکیم صاحب رات دن سلسلہ کی تبلیغ میں لگے رہتے ہیں۔ اور معقول تقریر کے ذریعہ سے مخالفین کو ہمیشہ پسپا کرتے ہیں۔ حکیم صاحب کے بھائی منشی دین محمد صاحب آجکل لاہور میں ملازم ہیں۔ راہوں کے دوستوں نے بہت اصرار کیا کہ میں وہاں زیادہ ٹھہرتا۔ مگر چونکہ سردست میں ٹھہر نہ سکتا تھا۔ اس واسطے دوسری صبح کو میں واپس بنگہ چلا آیا۔

راہوں کے متعلق یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ یہ شہر کسی زمانہ میں بڑا آباد تھا۔ دہلی سے لاہور کو جو سڑک شاہی جاتی تھی۔ اُس پر واقع ہونے کے سبب اور نیز تجارت کی ایک بڑی منڈی ہونے کے سبب یہاں بہت رونق تھی۔ مگر اب اس کا اکثر حصہ بالکل ویران اور سنسان ہو گیا۔ بڑی بڑی شاندار حویلیوں کی دیواریں ٹوٹی پھوٹی پڑی ہیں۔ اس کا ویرانہ نہایت ہی خوفناک اور عبرتناک ہو رہا ہے۔ عالیشان محل خاویۃ علیٰ عروشہا کا مثال ہو رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ ایسی سخت تباہی اس شہر پر کیوں آئی۔ کیونکہ اس کی صورت بالکل ایسی ہے۔ جیسا کسی پر غضب الٰہی وارد ہوتا ہے۔ اتفاقاً ایک صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں جب شہر آباد تھا۔ اُس وقت زنا کی کثرت تھی۔ تب میں نے اس کی ہیبت ناک تباہی کا اصلی سبب سمجھ لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے بچائے۔ آمین۔

ایک مسیحی مجذوب۔

نواں شہر راہوں کو جاتے ہوئے راستے میں نواں شہر آتا ہے۔ جہاں دو احمدی رہتے ہیں۔ ایک میاں نتھو جو کہ ایک غریب احمدی ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کی محبت سے پُر ہیں۔ دوسرے جناب خواجہ مصری شاہ صاحب۔ شاہ صاحب کی ملاقات کا بہت شوق تھا۔ جب ہماری گاڑی نواں شہر میں پہنچی۔ تو نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ میاں شیر محمد صاحب احمدی گاڑی بان نے بھی فرمایا۔ کہ اب رات ہو گئی ہے بہتر ہے۔ کہ یہاں ٹھہر جائیں۔ صبح سویرے راہوں پہنچ جائیں گے۔ میں نے بھی مناسب سمجھا کہ ایسا ہی ہو۔ مصری شاہ صاحب ایک مجذوبانہ حالت کے فقیر ہیں۔ ان کے والد فوج میں صوبہ دار میجر تھے۔ اور بڑی عزت رکھتے تھے۔ بڑی بڑی حویلیاں اور دیگر جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کئی لاکھ کی تھی مگر شاہ صاحب بچپن سے فقیرانہ مزاج رکھتے تھے۔ فوج میں ان کو جبراً بھرتی کروایا گیا۔ مگر فوج کی قواعد کے وقت میں جب نماز کا وقت ہوتا۔ عین میدان میں صف کو چھوڑ کر نماز میں مصروف ہو جاتے۔ بار بار ایسا ہونے سے افسروں نے دیوانہ جان کر فوج سے علیحدہ کر دیا۔ گھر پر آ کر تمام جائیداد لٹا دی۔ اور فقیر ہو کر نکل پڑے۔ ہر جگہ صوفیوں سے ملے۔ بڑی بڑی چلہ کشیاں کیں۔ درود وظائف۔ ذکر۔ ارہ وغیرہ کی ریاضتیں کھینچیں۔ بڑے بڑے لوگ ان کے معتقد ہوئے۔ سیکڑوں روپے لوگ نذرانے دیتے۔ کچھ پاس نہ رکھتے۔ سب فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتے۔ یہاں تک کہ ایک کشف کے ذریعے سے حضرت مسیح موعود کی صداقت اللہ تعالیٰ نے اُن پر ظاہر کر دی۔ اس دن سے اُس گواہی کو لوگوں پر بیان کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو پہلے مخلص تھے۔ وہ دشمن ہو گئے۔ بہت سے نابکاروں نے سخت سے سخت دُکھ پہنچایا۔ بُری طرح مارا پیٹا۔ مگر وہ اپنی شہادت بیان کرنے سے آجتک باز نہیں آئے۔ ہر وقت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی شہادت حضرت مسیح موعود کی تقریر لدھیانہ کے بعد کئی ہزار آدمی کے سامنے سُنائی تھی جہاں حضور علیہ السلام بمعہ خدام جلوہ افروز تھے۔ اور اس کا ذکر پہلے بھی اخباروں میں چھپ چکا ہے۔ مگر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب پھر انہیں الفاظ میں جو شاہ صاحب نے مجھے لکھائے ہیں اس شہادت کو درج اخبار کیا جائے۔ تاکہ کسی کو فائدہ پہنچے۔

ایک مجذوب کی شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بوقت تہجد میں عمر دراز خان عرف مصری شاہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کو دیکھا۔ روضہ کے

ارد گرد شوق و حب کے ساتھ گھومتا تھا۔ چند عربی لوگوں نے مجھے گھومنے سے منع کیا۔ ان میں سے ایک شخص نے جو شاہ زور تھا مجھے پکڑ لیا اور دور لے گیا۔ یہاں تک کہ روضۂ مقدس نظر سے غائب ہو گیا۔ تب اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں زمین پر لیٹتے اور تڑپتے ہوئے روتا تھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ سیکڑوں عربی دو زانوں ہو کر اُسی میدان میں بیٹھ رہے ہیں اور ایک ممبر رکھا گیا۔ اُس پر جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام آ کر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس تڑپنے والے کو میرے پاس لے آؤ۔ دو تین آدمیوں نے مجھے اُٹھایا۔ اور اُٹھا کر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا کر دیا۔ آپ نے پہلے السلام علیکم کہا۔ میں نے جواب میں وعلیکم السلام کہا۔ تب آپ نے میرے دہنے کاندھے پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا اے میرے دوست میرے مشفق مجھ کو اب تو اچھی طرح سے دیکھ لے۔ اور تو ممبر کر اسقدر مت رو۔ میں نیچی نگاہ کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا جاتا اور روتا جاتا تھا۔ تھوڑے منٹ کے بعد جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے سے اُٹھا لیا۔ اور اپنے بائیں کف دست پر دہنے ہاتھ سے نہ معلوم کس چیز سے ایک نقطہ بنایا۔ جو دانۂ خشخاش سے بھی باریک تھا۔ پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے دائیں کاندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اے عربی اس نقطہ کی طرف غور سے دیکھ اور اپنی ہتھیلی میری نظر کے سامنے کی جب میں نے اُس نقطہ کو دوبارہ دیکھا تو سیاہ سے سفید ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا اس کو باریک نظر سے دیکھ پھر جو میں نے اُس کو باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ نقطہ ایسا منجلی ہوا۔ کہ جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مقدس پر اُس کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے میرے دوست اس کو اور باریک نظر سے دیکھ۔ میں نے پھر زیادہ باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ نکتہ ایسا منجلی دکھائی دیا۔ کہ جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام جسم پر اُس کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو اور زیادہ باریک نگاہ سے دیکھ پھر جو میں نے بہت باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ نقطہ ایسا روشن تھا کہ سورج کی روشنی اس کے آگے سیاہی معلوم ہونے لگی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ اس کو اور بھی باریک نگاہ سے دیکھ۔ پھر جو میں نے اس کو اور بھی باریک نگاہ سے دیکھا تو اس میں تمام دُنیا کا نقشہ پایا۔ جس پر یہ لکھا تھا۔ کل وہ نقشہ تمام روشن ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ جو شخص ایسا ہے۔ اس کے مہدی اور مسیح ہونے میں کیا شک ہے۔ وہ مثل آدمؑ وہ مثل ابراہیمؑ۔ وہ مثل نوحؑ۔ وہ مثل یوسفؑ وہ مثل میرے ہے۔ اس میں اور مجھ میں کچھ فرق نہیں۔ بلکہ وہ ظلی طور سے حق ہے۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ کون۔ آپ نے فرمایا۔ مرزا غلام احمدؐ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ کہاں رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قادیان میں۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے پیار کرتا ہے اور مجھ کو خدا کا رسول جانتا ہے۔ تو تو اُس کی گواہی دے اور میرا سلام اُس کو پہنچا دے۔

بقلم خود خواجہ مصری شاہ قلندر خلف الصدق سیر بخش صوبیدار میجر بہادر ازنواں شہر ضلع جالندہر۔

اس شہادت کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کے سبب شاہ صاحب کو بہت دُکھ دیا گیا۔ مگر جب کبھی کسی نے آپ کو ایذا دی۔ وہ خود ہی بڑے دُکھ میں فوراً مبتلا ہوا۔ ایک دفعہ ایک مُلاں نے آپ کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ اور آپ سے مسیح موعود کی سچائی کا معجزہ طلب کیا۔ آپ خدا کے آگے روئے۔ تو آپ کو اُس کی جلد موت کا وقت بتلایا گیا۔ اُس کے بعد اس کے بیٹے کا بھی یہی حال ہوا۔ تب انہوں نے وہ مسجد شاہ صاحب کے واسطے کھول دی۔ ایسا ہی جالندہر چھاونی میں حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کا ذکر کرتے تھے۔ کہ ایک شخص نے آپ کو مارا۔ اس پر اُسی روز کوئی مقدمہ بن گیا جس میں وہ نو ماہ قید ہوا۔ ایک شخص نے آپ کو جب بہت دکھ دیا۔ تو آپ نے حالت جذب میں اُسے کہا۔ جا مفلوج۔ وہ چند روز کے بعد مفلوج ہو گیا۔ غرض آپ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے عشق میں بالکل محو ہیں۔ کوئی گذارے کی صورت نہیں۔ بیوی بچے بھی ہیں۔ پھر بھی کسی کے گھر سے باوجود اصرار کھانا نہیں کھاتے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور استقامت عطا فرماوے آمین

اب ریاست کپورتھلہ کی رپورٹ باقی رہ گئی ہے جو کہ انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کرائی جائیگی

ریویو

اسلام اور سکھ ازم خالصہ قوم میں تبلیغ کے واسطے لیکچروں کے سلسلے کا پہلا نمبر۔ (جو شیخ محمد یوسف صاحب نو مسلم (سابق سورن سنگھ) نے انجمن احمدیہ ضلع فیروز پور کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۳۰-۳۱ مئی ۱۹۰۹ء پر دیا۔ اس لیکچر میں شیخ صاحب نے بڑی صفائی سے باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کر دیا ہے۔ جابجا سکھوں کی مستند کتابوں سے حوالے دیکر دکھایا گیا ہے کہ باوا صاحب موصوف نماز پڑھتے تھے۔ اور کلمہ اسلامی ان کا ورد تھا اور وید وں کو بے فائدہ کتاب مانتے تھے۔ افسوس ہے کہ بسبب جلدی کے لکھائی اور چھپائی عمدہ نہیں ہو سکی۔ شیخ صاحب موصوف کی دو اور کتابیں بھی زیر طبع ہیں۔ جن میں سے ایک باوا نانک صاحب کی سوانح عمری ہے۔ امید ہے کہ ان کی محنتیں اپنے وقت پر بار آور ہوں گی۔ اور سکھ قوم اپنے گورو کے دین کی طرف متوجہ ہو گی اور درمیانی حجاب جو بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے پڑ چکے ہیں۔ اُن کو اُٹھا کر سچے دل سے اسلام کے ساتھ بغل گیر ہو جائیگی۔ لیکچر کی قیمت ایک آنہ ہے۔ اور شیخ صاحب موصوف سے قادیان میں مل سکتا ہے۔

انشائے جدید عبد السلام صاحب رفیقی (رنگون) کے نام پرائیویٹ خطوط کا ایک مجموعہ ہے۔ جن میں کوئی امر مفید عام نہیں بلکہ بعض باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے لکھے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ انہیں ان کا چھپنا ناگوار ہوا ہو۔ سب سے پہلے نواب محسن الملک کے خطوط ہیں۔ جن میں سرے سے السلام علیکم کی سنت اسلام ہی مفقود ہے۔ انشائے جدید کا یہی نمونہ ہے۔ تو بہتر ہو گا۔ کہ رفیقی صاحب اسے اپنے پرائیویٹ فائلوں میں ہی محفوظ رہنے دیتے۔ یورپ کے متعصب مصنفین کی عادت ہے۔ کہ اپنی تحریر میں خواہ مخواہ بے تعلق ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گالیاں سُنا دیتے ہیں۔ اس کا نمونہ ان خطوط میں کسی بیرسٹر صاحب احسان الحق نام نے دکھایا ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لے کر بے تعلق کچھ چوٹ کر گئے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ خود ہی اپنے آپ کو اسی خط میں پست ہمت قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے کام کاج کی حالت یہ بتلاتے ہیں۔ کہ دن رونے سے اور رات شیشے سے گذرتی ہے۔ اس واسطے ایسی پست اور تنگ حالتی میں جو ان کی قلم سے نکلا۔ وہ ممکن ہے۔ کہ معذور قرار دیئے جائیں۔ البتہ رفیقی صاحب پر افسوس ہے۔ کہ انہوں نے ایک پرائیویٹ خط چھاپ کر اس طرح اپنے رفیق کی پردہ دری کی۔ اس رسالہ کی لکھائی چھپائی۔ کاغذ کی عمدگی قابل تعریف ہے۔ بقیمت ۶ر مرتب سے مل سکتا ہے۔

سردار دیال سنگھ ہائی اسکول لاہور کی چار سالہ رپورٹ ہمارے پاس برائے ریویو بھیجی ہے۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سکول اچھی حالت میں ہے۔ بالخصوص اخلاقی تعلیم پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ اسکول کی ٹھیک حالت کا تو اُس کے کیمپس خود دیکھنے سے ہی اندازہ لگ سکتا ہے۔ تاہم رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کالج کو بغیر خیال کسی مذہبی تعصب کے عمدہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ اس میں مسلمان طلباء کے واسطے عربی پڑھنے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ اگر اس میں عربی کا انتظام ہو جاوے۔ تو اسلامی بچوں کے واسطے

بہتر ہو گا۔ کہ مشن سکول میں جانے کی نسبت اس سکول کو ترجیح دیں۔ ہمیں اس مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ساتھ اس بات میں اتفاق ہے۔ کہ اس کا پہلا نام یونین اکاڈیمی موجودہ نام کی نسبت زیادہ موزون تھا۔ اگر ممکن ہو۔ تو اب بھی اس کے انتظامی بورڈ کو چاہئے۔ کہ پہلے نام کو ہی اختیار کرے۔ سردار صاحب کے نام کی یادگار اگر اسی میں ہو سکتی ہے۔ کہ ان کا نام مدرسہ کے نام کے ساتھ ہو۔ تو اس کا نام دیال سنگھ یونین اکاڈیمی بھی ہو سکتا ہے۔

رجسٹر و رسیدیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ دفتر سکرٹری میں رسید بکیں روپیہ کی رسیدیں دینے کے لئے اور آمد روزانہ اور ماہوار کا حساب کتاب رکھنے کے لئے رجسٹر چھپوا کر رکھے ہوئے ہیں۔ انہیں جلد منگا کر کام باقاعدہ کیا جاوے۔ روزانہ حساب کتاب کے لئے جو رجسٹر ہے۔ اُس کی ہر ایک انجمن میں ضرورت ہے۔ جو رجسٹر کھاتہ کے نام سے موسوم ہے۔ اور ایک رجسٹر انجمن ضلع کے پاس ہونا چاہئے جس میں اپنی ماتحت انجمنوں کی تعداد ممبران اور اُن کی آمد کا باقاعدہ حساب وکتاب اپنے پاس رکھے۔ یہ رجسٹر شاخہائے انجمن ضلع کے نام سے مشہور ہے۔ ایسا ہی رسید بکس کی ہر ایک انجمن کو ضرورت ہے۔ قیمت فی رسید بک جس میں ایک صد رسید ہے ۳؍ ہے۔ قیمت پچاس ورق ذیل رجسٹر کھاتہ ۱۲؍ قیمت ۲۵ ورق سنگل رجسٹر شاخہائے ۶؍ ہے۔ سکرٹری صاحبان رجسٹر ضرور منگائیں۔ تا وہ بیکار نہ جائیں۔

۲۳ / ۵ / ۹ ۔ محمد علی سکرٹری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کٹکی مکرم علی صاحب کی حق پوشی

اتفاق سے ہمیں اہلحدیث نمبر ۲۷ جلد ۶ مورخہ ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ نظر پڑ گیا۔ اس میں "قادیانیوں سے مباحثہ" کی سُرخی کے نیچے جس قدر حق پوشی سے کام لیا گیا ہے۔ اُسے دیکھتے ہی ہمیں ایک حیرت ناک تعجب ہوا۔ اللہ اکبر! اپنے کو مسلمانوں کی طرف منسوب کرنے والے اب ایسے جھوٹ پر آمادہ ہیں۔ کہ بس تعجب ہی آتا ہے۔ سفید جھوٹ تو سنتے آئے ہے۔ لیکن یہ جھوٹ ایسا سیاہ اور گندہ جھوٹ ہے ۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین اس پر پورا پورا صادق آتا ہے۔

افسوس ہے کہ اہل حدیث کے لائق ایڈیٹر نے محض اس تعصب سے جو اُن کو سلسلہ احمدیہ سے ہے۔ صرف ایک طرف کی اور وہ بھی بلا سوچے سمجھے رپورٹ شائع کر دی۔ ہم اوسی وقت اُن کو بری الذمہ سمجھینگے۔ جبکہ وہ ہماری اس تحریر کو بھی اپنے اخبار میں جگہ دیں۔

واضح رہے کہ ضلع کٹک میں جماعت احمدیہ مدت ہوئی خدا کے فضل کے ماتحت ترقی کر رہی ہے۔ اور خدا نے محض اپنے فضل و رحمت سے انہیں ہر موقع پر کامیاب کیا۔ یہاں بہت سے مباحثے ہوئے۔ لیکن جسے خدا ہدایت نہ دے۔ اُسے کون راستہ بتلا سکتا ہے۔ سعید روحیں تو اِدھر کھنچ گئیں۔ اور باقی اُدھر کی اُدھر رہیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین نے ناخنوں تک زور لگایا۔ کہ کسی طرح جماعت احمدیہ کا شیرازہ بکھیر دیا جائے برادری تعلقات یک قلم بند کر دیئے جائے۔ شادی و غمی میں شرکت موقوف کر دی۔ ارے پرلے کے مولویوں کو بُلا کر مباحثے کرائے۔ گالیاں دیں۔ پتھر پھینکے۔ غرض ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ لیکن خدا کا فضل ہمیشہ حق کی طرف رہا۔

اسی درمیان شہر کٹک کے ایک متمول چرم فروش مکرم علی صاحب نے ارادہ ظاہر کیا۔ کہ یہاں کے مولویوں سے انہیں اقطاع و اضلاع کے مولویوں سے مباحثہ کرایا جائے اور مخالف و موافق دونو پارٹی کے مولوی صاحبان کا خرچ اُن کے ذمہ ہو گا۔

چنانچہ مکرم علی صاحب نے اپنے خط میں اس بات کا اقرار کیا ہے۔ اس پر جماعت احمدیہ نے اظہار شکر کیا۔ کہ چلو اب حق ظاہر ہونے کو ہے۔ اس پر شرائط مباحثہ طے ہو رہے تھے۔ کہ بجائے ناگہانی کی طرح ایک مولوی صاحب غلام مصطفےٰ سہسرامی تشریف لائے۔ مَیں کیا عرض کروں۔ کہ مولوی صاحب کسقدر چالباز اور چلتے پُرزے نکلے۔ اُنہوں نے آ کر سارا کیا دھرا خاک میں ملا دیا۔ کچھ ایسی اُلٹی پٹی پڑھائی۔ اور مکرم علی صاحب کو ایسا بنایا۔ کہ مکرم علی صاحب اُن کا پیالہ پی گئے۔ اور سابقہ تحریرات کے خلاف تحریروں پر دستخط ٹھونک دینے لگے۔ جماعت احمدیہ اضلاع کٹک سے جو خط وغیرہ شرائط کے بارہ میں جاتے۔ بجائے اس کے کہ اُن کی ترمیم و تنسیخ کی جائے۔ مولوی صاحب نے شروع کر دیں اردو کی غلطیاں نکالنی اور نقطوں تک کی گرفت کرنی۔ لیکن جماعت احمدیہ نے باس خیال کہ شائد صبر سے نتیجہ اچھا برآمد ہو۔ خاموشی اختیار کی۔ ... طرح دیتے گئے۔ اور اُن کی تمام خلاف العمدی کی طرف سے چشم پوشی کی۔ لیکن آخر میں ایک چٹھی آئی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ ہم نے تمام شرائط جو منظور کئے ہیں۔ وہ اس شرط پر کہ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کا مباحثہ حضرت مولوی سید عبد الرحیم صاحب سے ہو۔ واضح ہو۔ کہ مولوی سید عبد الرحیم صاحب وہ بزرگ ہیں۔ جن کی وجہ سے اضلاع کٹک میں جماعت احمدیہ کا نور پھیلا۔ اور جنہوں نے متعدد مقبول عام رسالے اسی سلسلہ کی تائید میں لکھے ہیں) بھلا اب کوئی ان لوگوں کی ڈھٹائی دیکھے کہ پہلے سے جبکہ یہ طے ہو چکا تھا۔ کہ مولوی عبد الرحیم صاحب بوجہ ضعف و علالت مباحثہ سے معذور رکھے جائیں۔ اب پھر کس مُنہ سے اُن کو مباحثہ کیلئے بُلایا جا رہا ہے۔

ان تمام واقعات کو تو مکرم علی صاحب قلم انداز کرتے ہیں لیکن ایک دوسرا واقعہ لکھکر اپنی فتح ثابت کرنے کی فکر میں ہیں۔ اسے بھی سُن لیجئے۔

خاص شہر کٹک میں جماعت احمدیہ کے ایک پُرجوش مخلص احمدی رہتے ہیں۔ جن کا نام مولوی سید ضیاء الحق بی۔ اے ہے جب مسٹر موصوف نے مولوی صاحب کی وجالیت کا شہرہ سُنا تو اگرچہ کہ وہ جنرل ہسپتال کٹک میں بیمار تھے۔ لیکن اسی حالت میں ایک طول طویل عربی خط لکھ بھیجا۔ افسوس ہے کہ اسی خط کے متعلق مکرم علی صاحب نے لکھا ہے کہ گالیوں سے بھرا ہوا تھا میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہتا صرف اتنا کہوں گا۔ کہ کیا یہ بات خدا کو حاضر ناظر جان کر لکھی گئی ہے۔ جس کا جواب مولوی صاحب نے چند سطور عربیہ (اور وہ بھی متعدد فاش غلطیوں سے پُر) میں دیا۔ لکھا تھا۔ کہ مَیں تم سے تقریری مباحثہ کرنا چاہتا ہوں بھلا ایک بیمار سے جو اپریشن کی وجہ سے ہسپتال سے باہر نہیں جا سکتا۔ آپ تقریری مباحثہ کی درخواست کرتے ہیں اور جب ادھر سے عذر معقول لکھکر بھیجا گیا۔ تو فرماتے کیا ہیں۔ کہ ہم نے شکست دی۔ اس خبر کو سُن کر مسٹر ضیاء الحق صاحب کو تاب نہ رہی۔ اسی کرب کی حالت میں اُن کے پاس گئے۔ مسلمانان کٹک میں سے جو تقریباً پانچ چھ ہزار ہوں گے۔ اُس وقت ۲۰ - ۲۵ - آدمی کی مجلس ہوگی جس کو مکرم علی صاحب نے شہر کے اکثر لوگوں سے تعبیر کیا ہے۔ جو خوش ...

غرض مولوی غلام مصطفےٰ اور مسٹر ضیاء الحق صاحب سے "مُتَوَفِّیکَ" پر بحث ہوئی۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ متوفیک کے معنے "مَیں تجھ کو پورا کرونگا" کہا گیا۔ مسٹر حق صاحب نے کہا عمر کو۔ اس پر مولوی صاحب نے "تُوُفِّيَ عُمَر" جو ... کی مثال پیش کی۔ جب کہا گیا۔ کہ ہائیں مولوی صاحب۔ متوفیک

اور یتوفیکم ایک ہی بات ہیں ؟ تو مولوی صاحب دبلی دبانی سے اقرار کر کے ایسی بے حیائی کی ہنسی ہنسی - کہ مورکھ لوگوں کو یقین ہو گیا کہ مسٹر ضیاء الحق ہار گئے -

اس پر مسٹر موصوف نے درخواست کی - کہ ان ہی معنوں کو لکھ دیجئے - کہا لکھنے کی کیا ضرورت ہے - جب ضرورت بتلائی گئی - تو کہا کہ مجھے لکھنا نہیں آتا - جب کہا گیا - کہ لائیے - آپ فرماتے جائیں - ہم لکھتے جائیں - تو اپنے قول کے خلاف خود لکھنے بیٹھ گئے - جب لکھا - تو یہ لکھا - کہ میں تجھ کو پورا کرونگا (اور لفظ عمر کو چٹ کر گئے) شرم! شرم!!

پھر مولوی صاحب نے مسٹر ضیاء الحق سے کہا کہ تم بھی اپنے معنی لکھو - تو مسٹر موصوف نے فوت کے معنے لکھے - لیکن آخر میں مولوی صاحب نے یہ چالاکی کی - کہ دونوں پرچوں کو واپس گئے اور لوگوں نے مانگا - لیکن نہ دینا تھا نہ دیا - یہ ہے مولوی صاحب کی اہلحدیثی و خوش علمی و نیز زباں -

پھر مسٹر ضیاء الحق صاحب نے آیت "توفنا مع الابرار" پیش کی - اس کا ترجمہ مولوی صاحب نے یہ کیا "ہمیں ابرار مرے نیکوں کے ساتھ" جب مولوی صاحب سے سوال کیا گیا - کیا آپ یہی معنی قرآن شریف کے کسی ترجمہ سے بتلا سکتے ہیں ؟ اس پر ایک شخص قرآن شریف لانے پر مستعد ہوا - اس کو روک کر کہنے لگے - ہم قرآن کا مطلب نہیں سمجھ سکتے - یہ وہ معنی ہیں جو ہم سے مولوی صاحب کے تمام ساتھیوں اور مولوی صاحب جیسے ایک سالار مولوی عبدالصمد صاحب نے غیر اوقات مجلس میں انکار کیا تھا - ان سب واقعات کو تو مکرم علی صاحب دال مفت سمجھ کر ہضم کر جاتے ہیں - لیکن ایک بحث کا ذکر کرتے ہیں - جیسے اس کے ابھی پہنچے غلام مصطفے صاحب نے یوں اڑائے ہیں - ھو الذی یتوفاکم باللیل پیش کر کے یہ تقریر کی ہے کہ توفی کے معنے قبض واخذ الشئ وافیا کے ہیں - چونکہ نیند اور موت اُسی کے انواع سے ہیں - اس لئے بطریق مجاز ان دونو پر بھی توفی کا لفظ استعمال ہوتا ہے - لیکن مجاز کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے - یہاں قرینہ کہاں ہے ؟ تو اس کا جواب سننے یہ دیا گیا کہ توفی کے معنے حقیقی اخذ الشئ وافیا ہیں - اور جب لفظ توفی کا فاعل اللہ اور مفعول کوئی ذی روح ہو - تو سوائے موت اور قبض روح کے اور کوئی معنی آتے ہی نہیں - تو اس بناء پر قبض کا حقیقی اور موضوع لہ معنی اخذ الشئ وافیاً اور موت ہوا جس پر قرآن شریف کی دوسری آیت فیمسک التی قضی علیہا الموت دال ہے - پھر یہ کہنا کہ یہ حقیقی بطریق مجاز لئے گئے ہیں - کیسے صحیح ہے - ہاں نیند پر اس کا اطلاق مجازاً ہوتا ہے - اور جس کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے تو اس کا قرینہ "اللیل" آیت میں موجود ہے -

لیکن چونکہ یاعیسی انی متوفیک اور توفنا مع الابرار میں حقیقی معنی مراد لئے گئے - اس لئے قرینہ کی کوئی ضرورت نہیں - فتدبر و تعقل و خیر الکلام ما قل و دل -

یہ تو اہلحدیث کی پہلی اشاعت کے واقعات ہیں - اب دوسری اشاعت میں ایک دوسرے نامہ نگار مسمی محمد یوسف نے اسلام کی ترقی کا دکھڑا رو کر یہ لکھا ہے - کہ کٹک کے گمراہوں کو مولوی غلام مصطفے نے خوب ہدایت دی - اور ایک احمدی سے شرائط مباحثہ طے ہو چکے ہیں - دیکھئے کیا ہوتا ہے " اللہ اکبر! یہ کیسا جھوٹ ہے - کیا شرائط مباحثہ طے ہونے کے یہی معنی ہیں - کہ ہم تو شرائط مباحثہ اصلاح و ترمیم کے لئے اپنی تمام جماعت کے دستخط ثبت کر کے بھیجیں - اور آپ اس کی اردو کی گرفت کرنے لگ جائیں - اور ایک کے بھی دستخط اُس پر ثبت نہ کریں - تف ہے ایسی مسلمانی پر -

کیا مکرم علی صاحب اور محمد یوسف صاحب علام الغیوب خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں - کہ انہوں نے جو لکھا ہے - وہ سچ ہے - کیا مکرم علی صاحب اپنے تحریری وعدہ سے نہیں پھر گئے کیا یہ قرار نہیں پایا تھا - کہ احمدیوں کی طرف سے مولانا سید محمد احسن فاضل امروہوی اور غیر احمدیوں کی جانب سے مولوی ثناء اللہ امرتسری بلائے جائیں ؟ - کیا اس کے بعد آپ نے یہ افترا نہیں کیا - کہ مولوی غلام مصطفے صاحب سے حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحب کا مباحثہ مقرر ہوا تھا - پھر ان تمام جھوٹی باتوں کو آنکھوں پر ٹھیکری رکھکر لکھنا کس قدر ——— بات ہے -

ابھی ہمیں اور بہت کچھ لکھنا ہے - لیکن طوالت کا خیال ہے اگر ضرورت پڑی - تو انشاء اللہ پھر آئندہ

ہاں چلتے چلتے مولوی صاحب کی ہیئت کذائی اور اصلاح کی بھی ہسٹری سُن لیجئے - مولوی صاحب گلے میں ایک سبز کفنی ڈالے ہوئے نہائت سریلی آواز میں جھوم جھوم کر مثنوی شریف پڑھتے ہیں - اور ان کے تمام درست و دشمن اس بات پر متفق الکلمہ ہیں - کہ مولوی صاحب کے سارے وعظ میں قرآن و حدیث کا استدلال بہت کم ہوتا ہے - اور اُن کی تشریف آوری کی علت غائیہ یہ ہے کہ اپنی صاحبزادی کی شادی کیلئے چندہ جمع کریں - یہ ہے مولوی صاحب کی اصلاح - آخر میں ہم پھر اہلحدیث کے معزز ایڈیٹر کو متوجہ کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں - کہ اگر وہ ایک اخبار کی ایڈیٹری کی حیثیت سے دونوں پارٹی میں سے کسی ایک کے ساتھ متعصبانہ تعلق نہیں رکھتے ہیں - تو براہ کرم وانصاف فرمائیں ہمارے اس مضمون کو اپنے اخبار میں جگہ دیں - ورنہ مصرعہ

اے ترک من مناز کہ ترکی تمام شد

والسلام علی من اتبع الہدی

خاکسار سید عبدالحلیم احمدی از سوگنڈہ ضلع کٹک - ملک اڑیسہ

تحریراً فی التاریخ ۳۰ مئی ۱۹۰۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلسہ فیروزپور

مکرم مفتی صاحب سلمہ الرحمٰن -
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - انجمن احمدیہ فیروزپور کے سالانہ جلسہ کے مختصر حالات آپ کے اخبار کے واسطے ارسال کرتا ہوں - اقتباس مناسب درج فرما کر مشکور و ممنون فرمائیگا

راقم محمد شاہ نوار عفی عنہ

یہ جلسہ فیروزپور شہر میں دہلی دروازہ کے باہر احاطہ خان صاحب سندی خان مرحوم میں ۲۹ و ۳۰ مئی ۱۹۰۹ء بروز سنیچر و اتوار ہوا - باہر سے نامی لیکچرار خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے پلیڈر لاہور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب پروفیسر میڈیکل کالج لاہور و مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی - قادیان سے جناب صاحبزادہ والا تبار میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم - ماسٹر محمد یوسف صاحب - سیالکوٹ سے حکیم احمد حسین صاحب تشریف لائے تھے لودہانہ - لاہور - قصور - پٹیالہ - زیرہ ملحقہ مقامات اور گرد و نواح کے احمدی احباب بھی جمع ہو گئے تھے - مقامی رؤسا اہلکاران معززہ و کلاء - بیرسٹران - ڈاکٹر صاحبان - مہتممان - سول ملٹری دیسی افسران جملہ باشندگان شہر اور چھاؤنی کو دعوتی مطبوعہ خطوط بھیجے گئے تھے - اگرچہ گرمی کا موسم تھا مگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا - کہ شائقین ہر فرقہ و مذہب کیا ہندو کیا مسلمان کیا آریہ کیا عیسائی - علمی سوسائٹی کے رئیسان نامور معززین جلسہ میں شامل ہو کر رونق فرماتے رہے - ۲۹ مئی ۱۹۰۹ء کی صبح ۷ بجے جلسہ شروع ہوا - سب سے پہلے حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری نے نہائت بلند آواز سے خوش لہجہ میں ۱۵ منٹ تک تلاوت قرآن شریف کی - پھر مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی کا لیکچر توحید باری تعالیٰ پر - پھر جناب منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک آرسنل فیروزپور نے تعلیم و تجارت پر لیکچر دینا شروع کیا - جو ساڑھے ۹ بجے ختم ہوا - پھر جناب خواجہ صاحب نے لیکچر

اور توفیتکم ایک ہی باب سے ہیں؟ تو مولوی صاحب نے دبی زبان سے اقرار کیا کہ ایسی بے حیائی کی ہنسی ہنسی۔ کہ مورکھ لوگوں کو یقین ہو گیا کہ مسٹر ضیاء الحق ہار گئے۔

اس پر مسٹر موصوف نے درخواست کی۔ کہ ان ہی معنوں کو لکھدیجئے۔ کہا لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب ضرورت بتلائی گئی۔ تو کہا مجھے لکھنا نہیں آتا۔ جب کہا گیا۔ کہ لائیے۔ آپ فرماتے جائیں۔ ہم لکھتے جائیں۔ تو اپنے قول کے خلاف خود لکھنے بیٹھ گئے۔ جب لکھا۔ تو یہ لکھا۔ کہ میں تجھ کو پورا کرونگا (اور لفظ عمر کو چٹ کر گئے) شرم! شرم!!

پھر مولوی صاحب نے مسٹر ضیاء الحق سے کہا کہ تم بھی اپنے معنی لکھو۔ تو مسٹر موصوف نے فوت کے معنے لکھے۔ لیکن آخر میں مولوی صاحب نے یہ چالاکی کی۔ کہ دونوں پرچوں کو داب گئے اور ہر چند لوگوں نے مانگا۔ لیکن نہ دیا تھا نہ دیا۔ یہ ہے مولوی صاحب کی ایک پرکشش و خوش حلیہ تابندیاں۔

پھر مسٹر ضیاء الحق صاحب نے آیت "توفنا مع الابرار" پیش کی۔ اس کا ترجمہ مولوی صاحب نے یہ کیا۔ "ہمیں پورا اجر دے نیکوں کے ساتھ" جب مولوی صاحب سے سوال کیا گیا۔ کیا آپ یہی معنی قرآن شریف کے کسی ترجمہ سے بتلا سکتے ہیں؟ اس پر ایک شخص قرآن شریف لانے پر مستعد ہوا اس کو روک کر کہنے لگے۔ ہم قرآن کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔ یہ وہ معنی ہیں جن سے مولوی صاحب کے تمام ساتھیوں اور مولوی صاحب سے ایک یار غار مولوی عبد الصمد صاحب نے غیر اوقات مجلس میں انکار کیا تھا۔ ان سب واقعات کو تو کرم علی صاحب مال مفت سمجھ کر ہضم کر جاتے ہیں۔ لیکن ایک بحث کا ذکر کرتے ہیں۔ لیجئے اس کے بھی پہنچے غلام مصطفٰے صاحب نے یوں اڑائے ہیں۔ ھو الذی یتوفٰکم بالیل پیش کر کے یہ تقریر کی ہے "توفی کے معنے قبض واخذ الشے وافیا کے ہیں۔ چونکہ نیند اور موت اسی کے انواع سے ہیں۔ اس لئے بطریق مجاز ان دونو پر بھی توفی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ لیکن مجاز کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔ یہاں قرینہ کہاں؟ تو اس کا جواب سنئے یہ دیا گیا کہ توفی کے معنے حقیقی اخذ الشئی وافیا ہیں۔ اور جب لفظ توفی کا فاعل اللہ اور مفعول کوئی ذی روح ہو۔ تو سوائے موت اور قبض روح کے اور کوئی معنی آتے ہی نہیں۔ تو اس بنا پر قبض کا حقیقی اور موضوع لہ معنی اخذ الشئی وافیا اور موت ہوا جس پر قرآن شریف کی دوسری آیت فیمسک التی قضٰی علیہا الموت دال ہے۔ پھر یہ کہنا۔ کہ یہ معنی بطریق مجاز لئے گئے ہیں کیسے صحیح ہے۔ ہاں نیند پر اس کا اطلاق مجازاً ہوتا ہے۔ اور جس کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے تو اس کا قرینہ "الیل" آیت میں موجود ہے۔

لیکن چونکہ یاعیسٰی انی متوفیک اور توفنا مع الابرار میں حقیقی معنی مراد لئے گئے۔ اس لئے قرینہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ فتدبر و تعقل و خیر الکلام ما قل و دل۔

یہ تو اہلحدیث کی پہلی اشاعت کے واقعات ہیں۔ اب دوسری اشاعت میں ایک دوسرے نامہ نگار مسمی محمد یوسف نے اسلام کی ترقی کا ڈھڑا رو کر یہ لکھا ہے۔ کہ گنگ کے گمراہوں کو مولوی غلام مصطفٰے نے خوب ہدایت دی۔ اور ایک احمدی سے شرائط مباحثہ طے ہو چکے ہیں۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے" اللہ اکبر! یہ کیسا جھوٹ ہے۔ کیا شرائط مباحثہ طے ہونے کے یہی معنی ہیں۔ کہ ہم تو شرائط مباحثہ اصلاح و ترمیم کے لئے اپنی تمام جماعت کے دستخط ثبت کر کے بھیجیں۔ اور آپ اس کی اردو کی گرفت کرتے تھک جائیں۔ اور ایک کے بھی دستخط اس پر ثبت نہ کریں۔ تف ہے ایسی مسلمانی پر۔

کیا کرم علی صاحب اور محمد یوسف صاحب علام الغیوب خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے جو لکھا ہے۔ وہ سچ ہے۔ کیا کرم علی صاحب اپنے تحریری وعدہ سے نہیں پھر گئے کیا یہ قرار نہیں پایا تھا۔ کہ احمدیوں کی طرف سے مولانا سید محمد احسن فاضل امروہی اور غیر احمدیوں کی جانب سے مولوی ثناء اللہ امرتسری بلائے جائیں؟ کیا اس کے بعد آپ نے یہ افترا نہیں کیا۔ کہ مولوی غلام مصطفٰے صاحب سے حضرت مولوی سید عبد الرحیم صاحب کا مباحثہ مقرر ہوا تھا۔ پھر ان تمام جھوٹی باتوں کو آنکھوں پر ٹھیکری رکھ کر لکھنا کس قدر ——— بات ہے۔

ابھی ہمیں اور بہت کچھ لکھنا ہے۔ لیکن طوالت کا خیال ہے اگر ضرورت پڑی۔ تو انشاء اللہ پھر آئندہ

ہاں چلتے چلتے مولوی صاحب کی ہیئت کذائی اور اصلاح کی بھی ہسٹری سن لیجئے۔ مولوی صاحب گلے میں ایک سبز کفنی ڈالے ہوئے نہایت سریلی آواز میں جھوم جھوم کر مثنوی شریف پڑھتے ہیں۔ اور ان کے تمام دوست و دشمن اس بات پر متفق الکلمہ ہیں۔ کہ مولوی صاحب کے سارے وعظ میں قرآن و حدیث کا استدلال بہت کم ہوتا ہے۔ اور ان کی تشریف آوری کی علت غائیہ یہ ہے کہ اپنی صاحبزادی کی شادی کیلئے چندہ جمع کریں۔ یہ ہے مولوی صاحب کی اصلاح۔ آخر میں ہم پیپر اہلحدیث کے معزز ایڈیٹر کو متوجہ کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ اگر وہ ایک اخبار کی ایڈیٹری کی حیثیت سے دونوں پارٹیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ متعصبانہ تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ تو براہ کرم و انصاف فرمائیں ہمارے اس مضمون کو اپنے اخبار میں جگہ دیں۔ ورنہ مصرعہ

اے ترک من مناز کہ ترکی تمام شد

والسلام علی من اتبع الھدی

خاکسار سید عبد الحلیم احمدی از سوگندہ ضلع کٹک۔ ملک اڑیسہ

تحریراً فی التاریخ ۳۰ مئی ۱۹۱۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلسہ فیروزپور

مکرم مفتی صاحب سلمہ الرحمٰن۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ انجمن احمدیہ فیروزپور کے سالانہ جلسہ کے مختصر حالات آپ کے اخبار کے واسطے ارسال کرتا ہوں۔ اقتباس مناسب درج فرما کر مشکور و ممنون فرمائیگا

راقم محمد شاہ انوار عفی عنہ

یہ جلسہ فیروزپور شہر میں دہلی دروازہ کے باہر احاطہ خان صاحب سندھی خان مرحوم میں ۲۹ و ۳۰ مئی ۱۹۱۵ء بروز سنیچر و اتوار ہوا۔ باہر سے نامی لیکچرار خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے پلیڈر لاہور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب پروفیسر میڈیکل کالج لاہور و مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ دار الامان سے جناب صاحبزادہ والاتبار میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب۔ لائل پور سے حکیم احمد حسین صاحب تشریف لائے تھے لودیانہ۔ لاہور۔ قصور۔ پٹیالہ۔ زیرہ ملحقہ مقامات اور گرد و نواح کے احمدی احباب بھی جمع ہو گئے تھے۔ مقامی روساء اہلکاران معززین وکلاء۔ بیرسٹروں۔ ڈاکٹر صاحبان مجسٹریٹان۔ سول ملٹری دیسی افسران جملہ باشندگان شہر اور چھاونی کو دعوتی مطبوعہ خطوط بھیجے گئے تھے۔ اگرچہ گرمی کا موسم تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا۔ کہ شائقین ہر فرقہ و مذہب کے کیا ہندو کیا مسلمان کیا آریہ کیا عیسائی۔ علی سوسائٹی کے رئیسان نامور معززین جلسہ میں شامل ہو کر رونق فرماتے رہے۔ ۲۹ مئی ۱۹۱۵ء کی صبح ۷ بجے جلسہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری نے نہایت بلند آواز سے خوش لہجہ میں ۱۵ منٹ تک تلاوت قرآن شریف کی۔ پھر مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی کا لیکچر توحید باری تعالیٰ پر ہوا۔ پھر جناب منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک آرسنل فیروزپور نے تعلیم و تجارت پر لیکچر دینا شروع کیا۔ جو ساڑھے ۹ بجے ختم ہوا۔ پھر جناب خواجہ صاحب نے لیکچر

عظمت قرآن کریم شروع کیا - جو نہائت مدلل اور موثر تھا - قریباً ۱۱ بجے ختم ہوا - شام کو صاحبزادہ صاحب کا بے نظیر لیکچر اسلام پر ہوا - سامعین کی تعداد اور بھی بڑھ گئی - اور لیکچر نہائت کامیابی کے ساتھ ساڑھے ۷ بجے شام ختم ہوا - اتوار کے دن کے واسطے شہر اور چھاؤنی میں خاص اشتہارات پھر تقسیم کئے گئے - اس لئے اتوار کا جلسہ سنیچر کے جلسے سے زیادہ دھوم دھام کے ساتھ ہوا - جو صبح ۷ بجے شروع ہوا - پہلا لیکچر جناب ماسٹر محمد یوسف صاحب کا اسلام اور سکھ ازم پر تھا - جو مطبوعہ تھا - اس وقت سکھ صاحبان خصوصیت سے زیادہ نظر آتے تھے - اس کے بعد جناب شیخ یعقوب علی تراب کا لیکچر قرآن کریم کی اعجازی طاقت پر تھا - شروع ہوا - یہ لیکچر بہت عمدگی سے پڑھا گیا - اور نہائت موثر ثابت ہوا یہ بھی مطبوعہ تھا - بہت سے لوگوں نے ان ہر دو مطبوعہ لیکچروں کی کاپیاں بھی خریدیں - اس کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا لیکچر آنحضرت صلعم کی مختصر لائف تھا - جو نہائت عالمانہ اور مکمل اور موثر تہا - اس کے بعد خواجہ صاحب کی تقریر ایک گھنٹہ تک قرآن اور دیگر کتب کے مقابلہ پر ہوتی رہی - خواجہ صاحب نے ۱۱ بجے تقریر ختم کی - اور پھر شام کو آپ کی تقریر معجزات نبی کریم پر نہائت عمدگی سے ہوئی - فلسفیانہ رنگ میں معجزات کی حقیقت کو نہائت قابل فہم پیرایہ میں سمجھایا گیا - جلسہ نہائت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا - یہ جلسہ فیروزپور میں پہلا اسلامی جلسہ ہوا ہے - سیکڑوں معزز تعلیمیافتہ اصحاب شہر اور چھاؤنی پر اس کا اثر ہوا - دو دن برابر اسلام اور اس کے بانی کی عظمت بیان ہوتی رہی - یہ جلسہ انجمن کی امید اور خیال سے بڑھکر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے - جو نہائت شاندار تھا - یوں تو جلسہ کے کامیاب ہونے کی مبارکباد کے تمام لیکچرار مستحق ہیں - الاخواجہ صاحب نمبر اول پر ہیں - آپ کے لیکچروں کے موثر ہونے کا زیادہ ثبوت یہ ہے - کہ غیر احمدی معزز اصحاب فیروزپور نے پھر آپ کو ماہ جولائی میں دو دن کے واسطے بلوایا ہے - ٹون ہال کا بھی بندوبست کر لیا ہے -

سیرت النبی صلعم پر یہ لیکچر ہوگا۔

اس جلسہ کی مفصل رپورٹ علیحدہ شائع ہوگی - اور اس میں لیکچروں کا مجموعہ بھی شامل کیا جاویگا -

تصحیح - ۲۰ مئی کے بدر میں صفحہ ۷ کالم ۳ پر ضرورت نکاح کا عنوان دیکر جو لڑکی کی عمر ۲۴ سال درج کی گئی ہے - وہ دراصل ۱۴ سال ہے -

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بہنوں کو بیداری کی ترغیب

یہ مضمون جلسہ خواتین میں پڑھا گیا

اے میری معزز بہنو!

آپ کی یہ ایک ناچیز خادمہ کچھ کہنا چاہتی ہے - براہ مہربانی ذرا غور سے سُنیں - والعصر ان الانسان لفی خسر - قسم ہے عصر کی بیشک انسان بیچ گھاٹے کے ہے الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے نیک - وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر - ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں حق کی اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں صبر کی - خدا تعالیٰ نے انسان کی زندگی کو عصر کے وقت کے ساتھ ملایا ہے - اسی طرح وقت ہمارا گذر گیا عصر ہوگئی - پھر ہمیں جتنا دنیا کی فانی چیزوں کا خیال ہوتا ہے - کہ اب شام ہو چکی - کھانا کھا برتنا لو - چراغ جلاؤ - یا بسترہ کرو - جسطرح عصر کے بعد کوئی وقت دن کا نہیں رہتا یعنی شام ہو جاتی ہے - ہم بھی جب عصر ہو جاتی ہے - تو کہتے ہیں - کہ او ہو عصر ہوگئی - ہمارا کام بگڑ گیا - اور کام گھر کا پورا نہ ہوا -

اب اے محترم خاتونو! اسی طرح ہماری زندگی کا زمانہ ختم ہوتے پر ہے - بچپن سے ہمیں جوانی آئی اور اب جوانی سے بھی ہم جدا ہو رہے ہیں کیونکہ بیسی گھیسی مشہور ہے ہم ۲۰ سے بھی کہیں آگے نکل گئے ہیں - غرضیکہ موت اب بہت قریب آگئی - بلکہ سامنے سے جھانک رہی ہے اب ہمارے سمجھنے کا زمانہ اور کب آوے گا - اب ذرا اٹھو اور غور کرو - کہ ہمارے نبی کریم کی شریعت سے بڑھکر کوئی اور شریعت آوے گی - یا ہمارے امام حضرت مسیح الزمان سے بڑھکر کوئی امام آوے - اگر امام آوینگے - تو ہمیں کیا ہمارے وقت کے امام تو وہی تھے - جو دنیا سے گذر گئے اور ہم ابھی لحافوں میں پڑی ہیں - ابھی تو دن چڑھ رہا ہے نہیں بہنو! اب ہماری زندگی کے چراغ کا تیل بہت تھوڑا رہ گیا ہے - عنقریب گل ہونے والا ہے - ہمارا نام تو ناقص العقل ہے - اس پر کچھ بیماریاں - کچھ بچوں کی پرورش - کچھ گھر کے کام پھر ہماری سُستیاں - اس غم سے کلیجہ منہ کو آتا ہے - کہ ہمارا کیا انجام ہوگا - کیا ہی وہ پاک بابرکت وقت تھا جس میں ہمارے امام حضرت اقدس مرزا صاحب خدا کے فرستادہ نبی موجود تھے ہم نے اس وقت کی قدر نہ کی - کچھ اس ... سفر کی تیاری کا سامان نہ کیا افسوس ایسے امام کی شناخت ہم نے نہ کی - اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت - خیر اب بھی وقت ہے - خلیفۃ المسیح کا زمانہ ہے - اب بھی دُنیا کو کم کریں - اور اس راستباز خلیفہ کی پاک زبان سے سُنیں - اور عمل کریں - دیکھو تم ہر روز کیسے کیسے لطیف و عجائب زمانہ وعظ و قرآن شریف کے نکات سُنتی ہو - ہم کو چاہئے - کہ اب اپنی بہتری کے واسطے بھی سامان بنوائیں - اور اسی لئے یہ جلسہ مستورات قائم ہوا ہے - وہ وقت قریب تر ہے - کہ ہم اس جہان سے گذر جانے والی ہیں تو کیوں نہ پہلے ہی سے اپنے نیکو نام کا سامان کر لیں - کیونکہ مرے پیچھے کوئی یادگار سوائے نیکو نام کے پائیدار نہیں ہوتی - پس کوشش کرو - کہ تم دین و دنیا میں عزت پانے کے لائق ہو جاؤ -

اخیر میں میں بحیثیت صدر جلسہ تمہارے لئے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے - اور ارادوں میں برکت عطا فرماوے - والسلام

والدہ عبدالحی از قادیان

والدین کے ساتھ نیک سلوک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اس کے بعد مکرمی سیر اکرم بھائی مفتی صاحب نے مجھے مخاطب فرمایا ہے - سو میں ان کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ مجھے میرے آقا نے ابھی تک اس قدر بہت غلام محمد پھلواری کی طرح تو بدر کی خدمت کرنے سے نہیں روکا بلکہ وہ تو بفضل ایزدی صبح شام تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں مجھے تو چند ایک مجبوریوں نے معزز بدر میں اپنے پریشان خیالات کے اظہار کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا - جس میں سے بڑھکر عزیزہ مبارکہ الٰہی کی ۶ ماہ کی لمبی مسلسل بیماری ہے - جس نے بہت سے مفید کاموں سے روک دیا ہے - ناظرین بدر کی خدمت میں التماس کرتی ہوں کہ اس کی صحت کے واسطے بدرگاہ مجیب الدعوات دعا مانگیں - کہ خداوند کریم اسے شفا کلی بخشے

اگلے دن پیاری مسز اکمل کا زرین تاج مضمون پسند آیا!
مگر ہمشیرہ مکرمہ نے مضمون کے دوسرے پہلو پر روشنی نہیں
ڈالی۔ امید ہے کہ اس کے دوسرے حصہ پر روشنی ڈالنے سے
زرین تاج کی زینت دوبالا ہو جائیگی۔ سو میں نے کچھ حصہ وقت کا
نکال کر اپنے پراگندہ خیالات کا اظہار کرتی ہوں۔

زرین تاج اور اُن کے محسن اکثر اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ
عورتیں اپنے شوہروں کی تو عزت کرتی ہیں۔ مگر اُن کے والدین
کی کہ جنہوں نے ان کو بڑی محنت مشقت اور تکلیف سے
پال پوس کر زرین تاج بننے کا مستحق بنایا ہے ذرہ بھی پرواہ
نہیں کرتیں۔ بلکہ بعض بہوویں ایسی دیکھنے میں آئی ہیں کہ بیٹوں
کو ماں باپ کا منہ بھی نہیں دیکھنے دیتیں۔ والدین بیچارے
بیٹوں کے ملنے کو بھی ترستے رہتے ہیں۔ جونہی بہو ڈولی
سے نکلتی ہے۔ اپنے خاوند کو اس کے والدین سے علیحدہ
کرنے کی تجویزیں سوچنے لگتی ہے۔ میرا وسیع تجربہ ہے
کہ کنواری بہوؤں کے ساتھ سسرال والے بڑی محبت
کرتے ہیں۔ بلکہ لڑکی کے والدین کی بھی حتی الوسع خوش
خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ مگر
جونہی بہو سسرال میں آتی ہے۔ اُس کی نزاع پڑ جاتی ہے
لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کا بھاری سبب یہ
ہے۔ کہ وہ خاوند کو ماں باپ سے جدا کرنا چاہتی ہے۔ جو کہ
اُن کو ناگوار گذرتا ہے۔ ہائے کس قدر انصاف کا خون ہے
کہ ہم ان شخصوں سے بے مروتی کریں جن کی بدولت ہمیں
یہ عمدہ گہنے زرین تاج نصیب ہوئے۔ جنہوں نے ہمارے
دکھ سکھ کا بیڑا سر پر اٹھایا۔ پیاری بہنو ہوشیار ہو
جاؤ۔ اور اپنے حقوق اچھی طرح ادا کرو۔ ؎

یہ سب قافلہ یاں سے ہے جانے والا
ڈرو اس وقت سے جو ہے آنے والا

یہ جو عورتیں اپنے آقاؤں کو قطع رحمی کا سبق دیتی ہیں۔ یہ
اُن کی بیدینی اور جہالت کا قصور ہے۔ کیونکہ انہیں والدین
کے حقوق کی خبر نہیں۔ اور ان کے کان میں "لو الدین
احسانا" والا فقرہ پڑا ہی نہیں جس کو قرآن نے
کئی جگہ دہرایا ہے۔ اگر ان کے دلوں پر اس قرآنی فقرہ
کا کچھ اثر ہوتا۔ تو وہ خود اپنے مالکوں کو والدین کی خدمت
کرنے کی ترغیب دیتیں۔ اور اُن کو نار جہنم سے نجات
دلاتیں۔ جو عورت اپنے شوہر کو والدین کی طرف سے بدظن
کرے۔ وہ بڑی ہی ظالم ہے۔ وہ ضرور دوزخ کی جلتی
آگ میں جھونکی جائیگی۔

پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ نے ماؤں کے پاؤں کے تلے
بہشت بتایا ہے۔ سو اگر تمہارے دلوں میں ان زرین تاجوں
انمول موتیوں۔ مجازی خداؤں کی قدر ہے۔ تو ان کو بہشت
سے دور نہ کرو۔ اور خود بھی اپنے آقاؤں کے محسن والدینوں
کی خدمت کر کے خلد بریں کی وارث بنو۔ کیونکہ جب تم ان
کے والدینوں کی خدمت کروگی۔ ان کے دل قدرتاً تم پر
خوش ہو جائیں گے۔ اور پھر جب تم مجازی خدا کو راضی کر
لوگی۔ تو حقیقی خدا خود ہی مہربان ہو جائیگا۔ قرآن کریم
کی اس آیہ کریمہ پر غور کرو۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر تمہارے
والدین ضعیف ہو جاویں۔ یا تمہیں مار کر ٹکڑے ٹکڑے کریں
تو ان کے آگے اُف تک نہ کرو۔ پیاری بہنو! ایک دفعہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام اسمٰعیل کے ہاں بطحا میں گئے۔ اور اُن کی
بیوی سے دریافت فرمایا۔ کہ اسمٰعیل کہاں ہے۔ وہ بڑی
تند ہو کر بولی۔ حضرت ابراہیم نے دروازہ پر لکھ دیا کہ دہلیز
ٹھیک نہیں۔ فوراً بدلہ دو۔ حضرت اسمٰعیل نے دروازہ سے
وہ الفاظ پڑھ کر بیوی کو طلاق دیدی۔ غرض بچوں پر ان کے
والدین کے بڑے احسان اور حقوق ہیں۔ جو کہ کبھی اور
کسی حالت میں نہیں اتر سکتے۔ مگر اکثر عورتیں اپنے پیارے
خاوندوں کو والدین سے برگشتہ کر کے واصل جہنم کرتی
رہتی ہیں۔ میری احمدی بہنوں کو خاص طور پر خاوند کے
والدین کی عزت۔ محبت اور خدمت کا دنیا کے واسطے
نمونہ ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ یہ احمدی قوم مسیح موعود کی برکت سے
نیکی مجسم بن گئی ہے۔ ایسا ہی احمدی مستورات میں خاوند
کے والدین سے خوش اخلاقی کا بھاری وصف ہونا چاہیئے
اس کے واسطے ضروری ہے۔ کہ فرقہ اناث میں تعلیم ہو
تاکہ وہ "لو الدین" والے فقرہ کا دل میں نقش جما سکیں
اور اس پر عملدرآمد کریں۔ اور کبھی زرین تاجوں کو ان کے
محسن شفیق والدینوں سے جدا ہونے کا خیال بھی نہ آنے
دیں۔ مجھے اپنے سید آقا و مولیٰ مسیح موعود کے وہ فقرے
یاد آ گئے ہیں۔ جو انہوں نے اپنی زبان مبارک سے فرمائے
تھے "کہ لڑکی جب سسرال کے ہاں آتی ہے۔ اُس کے
ہاتھ میں دو چابیاں ہوتی ہیں۔ ایک فتنہ و فساد کی اور دوسری
صلح و آشتی کی جس دروازہ کو وہ کھولنا چاہے۔ وہ
کھول سکتی ہے۔ مبارک ہیں وہ لڑکیاں جو صلح و آشتی کا دروازہ
کھولتی ہیں۔ اور گھر والوں کے واسطے موجب رحمت و برکت بنتی ہیں۔"

راقمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی ۲۴/۵/۰۹

[ہماری بہن کا مضمون مندرجہ بالا بیشک قابل قدر
ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس مضمون کی لکھنے والی صاحبہ
خود اس پر پورے طور سے عامل ہے۔ جیسا کہ ہمیں اپنی ذاتی واقفیت
سے معلوم ہے۔ لیکن اس میں اتنا کہنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا
کہ شریعت کے مطابق ہر ایک عورت یا مرد کا کم از کم مکان الگ
ہونا چاہیئے۔ اور یہ امر والدین کے ساتھ کسی بدسلوکی کا باعث
نہیں۔ بلکہ حسن سلوک کو قائم رکھنے کا ذریعہ بنے گا۔ ہمارے
ملک میں یہ دستور ٹھیک نہیں۔ کہ ساس بہو ایک ہی مکان میں
کیا بلکہ ایک ہی کمرے میں رہائش رکھتی ہیں۔ یہ رسم شریعت کے
مخالف ہے۔ ایڈیٹر]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامداً ومصلیاً

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر مے خواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

۲۰ مئی کے بدر میں "قادیان میں مستورات کا جلسہ" پڑھ کر جو خوشی میرے دل کو
ہوئی۔ اُس کا اظہار کرنے سے زبان قلم قاصر ہے۔ پیارسال مکرمہ بہن مسز کرم الٰہی
صاحبہ نے اخبار الحکم کے کسی پرچہ میں ایک مضمون لکھا تھا کہ قادیان میں
مستورات کے جلسے بھی ضرور ہونے چاہئیں۔ اور اُس کی تائید بھی ایک دو
بہنوں نے کی تھی۔ اب میں اس خداوند عزوجل کا ہزار شکر ادا کرتی ہوں
کہ جس کے فضل و کرم سے پیاری بہن مسز اکمل صاحبہ نے اس ہماری دیرینہ آرزو
کو عملی رنگ میں پورا کیا۔ میں ہمشیرہ موصوفہ کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد
عرض کرتی ہوں۔ ؎ مسز اکمل! خدا حامی ہو تیرا۔
نہ تیرا بلکہ ہو تیرے قلم کا۔ دلا کر چھوڑا ناحق ہمارا۔
غضب کر بیٹھے ہیں جو مرد سارا + خدا ہم کو ہے جب حصہ دلاتا۔
تو یہ فرقہ ہے کیوں تمہارا اڑاتا + کیا ہی اچھا۔ اگر جناب مفتی صاحب وہ
سب مضمون جو اس جلسہ میں پڑھے گئے تھے میرے جیسی دور افتادہ
احمدی خاتون کے فائدہ کے لئے بدر میں شائع کر کے ممنون و مشکور فرماویں
ہاں! میں یہاں جناب مفتی صاحب کی اس یاد کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ کہ جو انہوں
نے ہمارے ضلع جالندھر پر قلم رکھتے ہی مجھکو مضمون بھیجنے کی تحریک کیلئے مجھے یاد فرمایا
کیا ہی بہتر ہو اگر مفتی صاحب میرے قبلہ و کعبہ جناب تایا صاحب منشی مراد علی صاحب پھلواری
دام ظلکم مقیم لکھنؤ علاقہ جموں سے بذریعہ خط و کتابت اجازت لیدیویں اجازت
ملنے پر میں انشاء اللہ اُن کے بدر کے ذریعہ اپنی بہنوں کی خدمت کے قابل ہو سکونگی۔

راقمہ عاجزہ بنت منشی غلام محمد پھلوری از شاہ پور کنڈی

[یہ بات ٹھیک ہے کہ ان جلسوں کی تحریک پہلے بذریعہ تحریر اہلیہ صاحبہ
ملک کرم الٰہی نے کی تھی جس کو عملی رنگ مسز اکمل نے دیا۔ وہ سارے مضامین
اخبار بدر میں چھاپ دیئے جائیں۔ تو پھر بدر میں اور کچھ چھپ نہ سکے۔ اس واسطے
یہ امر مشکل ہے۔ البتہ اگر خواتین ہمت کر کے ہمیں کچھ امداد دیں۔ تو ہم بدر کے
ساتھ ایک ضمیمہ خواتین کے لئے شامل کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ مسز اکمل اس سوال پر غور فرماویں گی۔ منشی مراد علی صاحب سے اجازت مانگنے جانا میرا کام نہیں۔ بلکہ منشی غلام محمد صاحب کا ہو سکتا ہے۔ بہرحال یہ پرچہ اُن کی خدمت میں بھیج دیا جائیگا۔ ایڈیٹر]

اقتباس از وصیت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب

اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہو اوس کا تیسرا حصہ سپرد صدر انجمن احمدیہ قادیان واسطے اشاعت دین اسلام کیا جاوے اور باقی دو ثلث میرے ورثاء کے درمیان مطابق حصص شرعی تقسیم کیا جاوے۔ فقط۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اے ہمارے رب قبول کر ہماری سے تحقیق تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ آمین۔

راقم خاکسار الٰہی بخش ساکن موضع آڑہ ڈاکخانہ دعول ضلع مونگھیر صوبہ بنگال۔ حال سینئر ہاسپٹل اسسٹنٹ انچارج شفاخانہ نمبر ایک راول پنڈی پنجاب۔ مورخہ ۵ جون ۱۹۰۹ء بقلم خود
گواہ شد۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ بقلم خود ایڈیٹر اخبار بدر۔ قادیان۔ ۵ جون ۱۹۰۹ء
گواہ شد۔ بشیر احمد پسر ڈاکٹر صاحب موصوف

اشتہار

ہمیں ایک شخص ہوشیار نجانندہ کی انتظام جائداد کے لئے ضرورت ہے۔ اور پیروی مقدمات دیوانی و فوجداری اور آمد و خرچ متعلق جائداد کے حساب بھی جانتا ہو اور احمدی ہو دس روپیہ ماہوار خشک علاوہ خوراک ہماری طرف سے ملے گی اور باقی حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں
خاکسار محمد سراج الحق نعمانی احمدی از ہانسی ضلع حصار

شیخ غلام احمد صاحب کا خط نادون سے آیا ہے جہاں اوضون نے تین چار وعظ کئے ہیں۔ کیا خوب لکھتے ہیں۔ خدا کی قدرت ہے کہ میرے آبا و اجداد اس علاقہ میں دیوی کی پرستش کے لئے آیا کرتے تھے اور میں خدا تعالیٰ کی توحید پھیلانے آتا ہوں۔ الحمد للّٰہ رب العالمین۔ اللہ تعالےٰ شیخ صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

الخطبہ

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۲۔ ایک شریف خاندان کی ایسی لڑکی کی نسبت کے واسطے جسکی عمر ۱۴ سال ہے قرآن شریف خواندہ اردو اور ریاضی میں چھٹی جماعت تک تعلیم یافتہ عمدہ خوشخط اور کروشی وغیرہ دست کاری کے کام سے خوب اچھی طرح واقف ہے۔ احمدی جماعت کے سلسلہ میں ... ایک ایسے لڑکے شریف خاندان کی تلاش ہے جسکی عمر ۱۶ سے ۲۰ سال تک ہو یا تو خود انٹرنس پاس ہو یا اگر تعلیم اس سے کم ہو۔ تو والدین صاحب وسعت ہوں۔ باشندگان میرٹھ۔ سہارنپور۔ مظفر نگر علیگڈھ مراد آباد کو ترجیح دی جاوے گی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر جواب کے لئے مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

۳۔ ہمارے ایک دوست شیخ نومسلم دولتمند ساکن ریاست پٹیالہ کی صاحبزادی کیواسطے ضرورت نکاح ہے۔ لڑکی علم دینیات اسلامی سے واقف ہے خط و کتابت ایڈیٹر بدر ہو۔ ہر خط کے ساتھ مہر کے ٹکٹ واسطے خط و کتابت ہوں ورنہ توجہ نہ ہوگی۔

۴۔ ایک صاحب نومسلم۔ احمدی۔ نوجوان۔ عمر ۲۵ سال زمیندار ساکن ریاست کپورتھلہ۔ اضلاع گورداسپور جالندھر۔ امرتسر۔ ہوشیارپور۔ میں شادی کے خواہاں ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۵۔ ایک لڑکی بیوہ عمر قریباً بیس سال اولاد نہیں ہے کسی احمدی ہندوستانی سے شادی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت کے ساتھ مہر کے ٹکٹ ہونی۔

۶۔ ضلع گورداسپور کے رہنے والے ایک احمدی قوم شیخ عمر قریباً ۳۰ سال پہلے بیوی نہیں ہے۔ صاحب جائداد و زمین ہیں اپنی جماعت میں شادی کے خواہشمند ہیں۔

درخواست دُعا۔ مخدومی حکیم فضلدین صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعا کریں ایڈیٹر

متفرق اخبار

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ماسٹر آف سائنس میں صرف ایک امیدوار پاس ہوا جو دیسی عیسائی ہے

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ بھی مثل تعلیمی کنفرنس کے اب کے رنگون میں ہوگا۔ دسمبر میں۔

ڈمراؤن کے متصل مسافر ٹرین کی ٹکر سے تین گاڑیاں الٹ گئیں۔ چار مسافروں کو خفیف چوٹیں آئیں۔

سٹیشن کومیلہ کے متصل ایک مسافر ٹرین انجن سے ٹکرا گئی دو ملازم انجن ہلاک ہو گئے۔ مسافر بچ گئے۔

ہندوستان میں ایک لاکھ ۲۱ ہزار قحط زدہ خیراتی کاموں پر ہیں۔ اور ۴۶ ہزار صرف بنگالہ میں۔

مدراس کا محمڈن نام اسلامی اخبار بجائے دو ہفتہ میں تین بار شائع ہونے لگا۔

عثمانیہ گورنمنٹ کی مجلس مبعوثان نے پانچ ملین پونڈ یا ساڑھے سات کروڑ روپیہ کا غیر ملکی قرضہ لینا قرار دیا منجملہ اس کے چار ملین پونڈ یا ۶ کروڑ روپیہ بحری اور بری فوجوں کی ترقی پر خرچ کیا جاویگا۔

معزول سلطان عبد الحمید کے مال و اسباب کو نیلام کر کے وہ رقم بھی اسی کام میں صرف کی جاویگی

لنڈن۔ میں ۱۳ مئی کو مسٹر گپتا ممبر انڈیا کونسل نے رائل ایشیاٹک سوسائٹی میں ہندو مذہب پر ایک پرمغز لیکچر دیا تھا اصلاحات کے نشو و نما میں مذہب کی قدیم اصلی حالت باقی نہیں رہتی۔ مگر آپ نے حتی الوسع وہی اتیں بیان کیں جو ہندو مذہب کی اصل الاصول ہیں۔ لیکچر کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ ہندو مذہب خاص طور پر بُت پرستی کا مذہب ہے اور بُت پرستی اس کا جزو خاص ہے ہندو مذہب اون لوگوں کو شریک نہیں کرتا جنھوں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہو جو شخص پیدائشی ہندو نہیں ہے وہ ہرگز ہندو نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں کے لئے کسی خاص فرقہ یا عقیدہ کی پابندی ضروری نہیں ہے یہ البتہ ضروری ہے کہ ذات کے باہر شادی نہ کریں کھانے پینے میں چند قواعد کی پابندی رکھیں اور موت و حیات و زنار بندی و بیاہ میں مذہبی رسوم ادا کریں۔ ہندو باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنی پسند سے لڑکی کی شادی کرے اور بیواؤں کی دوسری شادی کرنے سے انکار کرے مسٹر موصوف کے ہم مضمون ہیں کہ اونہوں نے ہندو مذہب

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت القرآن - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمتہ

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول - مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح ہو آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت ۶ر

البرہان الصریح - پنجابی نظم میں دلچسپ - قیمت ار

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی - قیمت ۳ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ - قیمت صرف ۲ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ - تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲ر

شری ہنہ کلنک درشن - حضرت مسیح موعود شری ہنہ کلنک اوتار تھے - اس کا ثبوت - قیمت ۱ر

کرشن لیلا - لیکھرام کی ہلاکت - قیمت ۱ر

شیر پرند - تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر - قیمت ۴ر بجائے ۸ر کے -

شہادت آسمانی - حصہ اول ۱ر دوم ۸ر - رویائے صالحہ ۲ر المسیح المکتوم ۸ر - ۱ اعجاز احمدی -

الاختلافات - شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۲ر - معیار حق - سچے مذہب کے شناخت کے بارہ میں قیمت ار - کاسر ار

دانت

مسٹر عبد الحمید دندان ساز و ادویشن بر دوائی خانہ جی الفرڈ اینڈ کمپنی سوداگران ادویات انگریزی متصل پوسٹ خانہ انارکلی لاہور نہایت اعلیٰ و مضبوط مصنوعی دانت لگاتے ہیں پندرہ سال تجربہ اور سیسی رؤسا سینکڑوں معزز انگریزوں کے سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہیں خاص پیبل کے چشمے و مصنوعی آنکھیں بھی

موجود ہیں ڈاکٹروں کے نسخہ جات متعلق عینکوں کے نہایت احتیاط سے تیار ہوتے ہیں - پردہ دار مستورات کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا ہے دوائی خانہ سے انگریزی ادویات ہر قسم کی مل سکتی ہیں - نرخنامہ مقابلتہً نہایت ارزاں -

غیر معمولی رعائت

مفصلہ ذیل کتب ایک تہائی قیمت پر دیجاویں گی یہ پوری قیمت لکھی ہے - سلاسل الفضائل ۶ر - تعلیم القرآن ار - اسم مبارک حضرت اقدس ع خوشخط ۰ر - رسالہ فدک ۲ر - النظر ار - کلمۃ الفصل ار کرشن اوتار - ۸ر - سی حرفی رد نصاری - ۸ر - جام وحدت - ۸ر - گلدستہ احمدی ۸ر گل متیا - ۸ر - اظہار الحق - ۸ر - تحفۃ المشتاقین - ۸ر - عیسیٰ مسیح ار - سیف حق ۸ر پارہ عم مترجم کلاں ۳ر - شہادت - رسالہ نیوگ - وفات مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم - سلاسل التعلیم ۲ر - سیرۃ النبی عربی مترجم اردو - اخبار الغیب ار رب کل شئی خادمک - یہ تین قسم کا ہے - اول ۸ر دوم ۸ر سوم ۸ر لیکچر لاہور ۲ر - مسیح کی آمد ثانی اور نصاری ۸ر - صراط مستقیم ۳ر - سی حرفی در مدح مہدی آخر زمان - ۸ر کاسر راج بی بی - ۸ر کاسر احمدی - احمدی کامن چکار حق - ۸ر نشانات احمدی - پہلا پارہ کا غذ بلٹ پر چھپا تھا - ار دوسرا ار تیسرا ار - صدقے جاوان - یادگار کریم - گلدستہ رسالت ۳ر تصدیق المسیح ار - تبصرہ ار مجموعہ نظم اردو ۲ر - گلدستہ حمیدیہ ۲ر نظم میر ناصر نواب صاحب قیمت ار

المشتہر - مینجر بدر - قادیان

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نہیں ہے کہ جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر بادی و جذام و استسقار و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تنقیہ فساد بلغم و خون و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی و سستی و اوجاع مفاصل وغیرہ - بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بڈھا

نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بڑی مفید شے ہے - قیمت فی تولہ (عہ) دو تولہ (عا) محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجرب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ٹھو

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو رہے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں - نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا اسکے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود ع نے تصدیق فرمائی حضرت اقدس ع کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے لہذا اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے - ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کیموافق ترکیب دیکر طیار کیا ہے اور بہ فائدہ عام کے لئے میں اسے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں - اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے -

قیمت ممیرا قسم اول عہ فی تولہ - جن کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہیں رقسم دوم عہ اگر اصلی نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو -

سرمہ قسم اول ۶ع - دوم عہ - سوم عہ

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی ہر قسم کی زری - ریشمی پشاوری سوتی زرد - سیاہ بادامی مشہدی آفسری و سفید پٹکہ ٹسری وغیرہ عک سے کر عہ تک موجود ہیں اور نیز کلاہ و ٹوپی وزری وردی ہر قسم موجود ہے - جو چیز پسند نہ ہو معقول عذر و وجہ بیان کرنے کے بعد خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور - کابلی - مہاجر از قادیان (گورداسپور)

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آل عمران

(پارہ سوم)

مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۳)

قل اطیعوا اللہ والرسول - پھر بعض لوگ ایسے ہیں - کہ ہر حرکت و سکون میں ایسی فرمان برداری نہیں کر سکتے - کہ اس میں فنا ہو جاویں اس لئے فرمایا کہ رسول ہونے کی حیثیت سے جو حکم اس نے دئے ان پر عمل کرو - پس اگر محبوب نہ بنائیں تو کفر سے تو نکال لیں گے -

ان اللہ اصطفیٰ آدم - اللہ تعالیٰ نے آدم زاد کو تمام مخلوقات پر برگزیدہ کیا - اور یہ ظاہر ہے ایک عالم کبیر ہے تو آدم عالم صغیر تمام اشیاء کا جامع ہے پھر آدمیوں میں سے نوح کو اول الرسل بنایا - آدم کو خدا نے رسول نہیں فرمایا بلکہ خلیفہ کہا - اول الرسل نوح ہی ہیں - آپ نے اپنی قوم کو ترک بدی کی تعلیم دی - اور استغفار سکھایا - پھر جب دوسرا دور آیا - تو ابراہیم کو رسالت سے ممتاز کیا جنہوں نے تنزیہ کے علاوہ فرمان برداری کی تاکید کی - اور ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین - کا سبق دیا - پھر حضرت موسیٰ کا زمانہ آیا - اللہ کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نبوت بھی دی - غرض تمام انعامات سے بھر پور کر دیا اور یہ نہ سمجھو کہ ان میں خاص خاص لوگ ہی تھے - بلکہ عمران کی عورتوں کو بھی مشرف بکلام الٰہی کیا -

چنانچہ عمران کی ایک عورت کا ذکر کرتا ہے - بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ مریم کی والدہ عمران کی بیوی نہ تھی یہ غلط ہے - یہودیوں - عیسائیوں میں بزرگوں کے نام پر قوم چلتی ہے - موسےٰ اور ہارون عمران کے بیٹے تھے - پس انہی کی نسل میں سے ایک عورت تھی - جس کا یہ ذکر ہے

محررًا - اب تک ہندوؤں میں اور بعض مسلمانوں میں یہ رسم ہے کہ اگر کسی کی اولاد زندہ نہ رہے - تو وہ چڑھاوا چڑھا دیتا ہے - گویا اس پاک رسم کی اصل موجود ہے وہ کسی خانقاہ کے نام پر تو نہ تھی - البتہ فرمایا - "کہ یا اللہ میں نے اپنے کام سے آزاد کر دیا - دین کے لئے وقف کر دیا -

وضعتھا انثیٰ - یہ اس لئے کہا کہ لڑکی کا رواج نہ تھا -

لیس الذکر کالانثی - اگر یہ خدا کا کلام ہے تو پیشگوئی ہے - کہ یہ لڑکی معمولی عورتوں سے بہت اچھی ہوگی - اگر اس میں عورت کا کلام ہے - تو معنے ظاہر ہیں

وکفلھا زکریا - یہ اس لئے فرمایا کہ تا بتائے کہ یہ تمام گھرانہ پاکوں کا ہے جس کی عورتیں اور مرد انعامات الٰہی سے مشرف تھے -

وانی اعیذھا بک - کیا اچھا کہ مسلمان اب ہدایت پر عمل کریں اور صحبت سے پہلے بہت بہت دعائیں کر لیا کریں تاکہ اون کی اولاد نیک ہو

وجد عندھا رزقاً - بہت معمولی بات ہے - مگر مفسرین کی اعجوبہ پسند طبیعت نے بے موسمی میوے کہائے - یہ خواہ مخواہ کی زیادۃ علی القرآن ہے - قالت ھو من عند اللہ - یہ واقعہ صرف اللہ تعالیٰ نے اس لئے بیان کیا کہ تا ظاہر ہو کہ اس خاندان کے بچے بھی کیسے خدا پرست تھے کہ وہ معمولی چیزیں بھی جب پاتے تو توحید میں ایسے مستغرق تھے - کہ یہی کہتے - "کہ خدا نے دیا ہے" -

ھنالک دعا زکریا - مفسرین نے جھک مارا ہے جو کہا ہے کہ زکریا نا امید تھے - نا امید خدا کی جناب کا کافر ہوتا ہے -

ہاں یہ صحیح ہے کہ انبیاء دعا نہیں کرتے - جب تک خاص تحریک اور اجازت الٰہی نہ ہو - حضرت نوح کی نسبت پڑھو - انی اعظک ان تکون من الجاھلین -

پس اس وقت زکریا کو ایک تحریک ہوئی تو کہا اے خدا ایسی نیک اولاد مجھے بھی دے - یہ معنے ہیں - وھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء -

مصدقا - وہ راستیوں کا کی تصدیق کرنیوالا ہوگا -

بکلمۃ من اللہ - یہ بشارت ایک کلام کے ذریعہ ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا -

حصوراً - بدیوں سے پاک - یہ غلط ہے کہ وہ ہیجڑے تھے انبیاء کے صفات بلا ضرورت کے بیان نہیں ہوتے - ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے - وما کفر سلیمٰن - تو کیا نبی کافر بھی ہو سکتا ہے - پس یہ حصوراً بھی اس الزام کی تردید میں آیا ہے جو ان پر لگایا گیا - ایک کمینی نے زکریا کے خاندان پر یہ گند لگایا تھا

انی یکون لی غلام - میں بڈہا - پس میں ایسا لڑکا جو جوان بھی

میرے سامنے ہو جائے۔ عجیب سمجھتا ہوں۔

مورخہ ۱۷-اپریل ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۴ در رکوع ۵)

قال ایتک الا تکلم الناس ثلثة ایام الا رمزا۔ تو تین دن لوگوں سے کلام نہ کرے گا۔ ہاں مگر اشارہ کے ساتھ۔ جب تو کلام نہ کریگا۔ تو ہم تیرے لئے وہ بات پیدا کر دیں گے۔ یہ معنے ہیں۔ کہ آپ تین دن کے لئے آپ گونگے ہو گئے۔ اگر یہ بات تھی۔ تو پھر واذکر ربک کثیراً وسبح کے کیا معنے ہوئے۔ میں نے اس نسخہ کو بے اولادوں کے لئے بہت آزمایا اور اکثر مفید پایا ہے ایسے لوگوں کو میں نے کہا ہے کہ کم بولنے کی عادت ڈالو اور تسبیح و ذکر میں مشغول رہو۔

اذ قالت الملائکة۔ دنیا میں دو خیالات کے لوگ رہتے ہیں۔ ایک وہ جو ہر بات میں عالم اسباب ... رکھتے ہیں۔ وہ کسی قدرت کے اسباب کے سوا قائل نہیں۔ وہ ہر امر میں ایک باریک در باریک راہ نکال لیتے ہیں اور اسی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اگر ناکام رہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ کوئی خاص سبب جو اس سلسلہ اسباب میں کامیاب ہونے کے لئے ضروری رہ گیا اگر اس کا علم ہو جاتا تو کبھی ناکام نہ رہتے یہ وہ ہیں۔ جن کا سورۃ بقرہ میں فمن الناس من یقول ربنا اتنا فی الدنیا وما لہ فی الاخرة من خلاق کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے ایک وہ ہیں جو عالم اسباب کو بالکل ہی نہیں مانتے وہ اپنے تئیں موحد پرست مذہب سمجھتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ عالم اسباب کی کچھ قدر نہیں لیکن ضرورت کے وقت بھیک مانگ لیتے ہیں۔ بدبختی سے اس ملک میں ایک عظیم الشان انسان گذرا ہے جس نے زمانہ کے مصائب کو دیکھ کر عالم اسباب کو ترک کرنا چاہا۔ مگر اس کے پیرو ایسی غلطی میں پڑے کہ عالم اسباب کو ترک کا دعوےٰ کر کے عالم اسباب کے ارذل ترین پیشہ میں جا پڑے (یعنی بھیک) وہ نفسانی خواہشوں کے مارنے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مگر آخر انہی میں گرفتار ہوتے ہیں قرآن مجید نے ان دونوں خیالات کے لوگوں کو ناپسند کیا ہے۔ اس کو تو یہ راہ پسند ہے۔ ومنہم من یقول ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة۔ عالم اسباب کی رعائت بھی نہ رہے اور پھر خدا پر توکل بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عالم شہادت میں پیدا کیا ہے ایک عالم غیب بھی ہے۔ ساری چیزوں میں تین حد باتیں ہوتی ہیں۔ ذات۔ صفات۔ افعال۔ ذوات المحسوس نہیں ہوتے۔ ہاں صفات کے ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ کوئی ذات ہے۔ اور صفات کا علم افعال سے ہوتا ہے اور وہ موصوف جو ہے وہ عالم غیب میں ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے بڑی محنت سے کشتکاری کی ہے۔ پھر فصلوں کو کاٹا ہے۔ مگر کھلیان کو آگ لگ گئی اور سب محنت برباد ہو گئی۔ عالم اسباب کے معتقد کہہ سکتے ہیں احتیاط نہیں کی۔ یہ سچ ہے کہ عالم اسباب کی رعائت ضروری ہے مگر اللہ کی مرضی بھی کوئی چیز ہے۔ اس بات کا ذکر خدا تعالیٰ نے ایک آئت میں کیا ہے۔ واتیناہ من کل شیءٍ سببا۔ لیکن اسباب موافق مقصد کا حصول بھی اللہ کے فضل پر موقوف ہے اور ایک جگہ منافقوں کے عذر کا ذکر کر کے کہ ہم جنگ میں نہیں جا سکے۔ فرماتا ہے۔

یقولون ان بیوتنا عورة ط وما ھی بعورة ان یریدون الا فرارا۔

اگر وہ نکلنا چاہتے۔ تو پھر ہم اسباب بھی مہیا کر دیتے۔ چونکہ عالم اسباب کے کارخانے میں ہمارا علم محیط نہیں اس لئے اون کے مناسب موقعہ حصول کے لئے الٰہی امداد کی ضرورت ہے۔ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ اس کے آگے پھر انسان کا بس نہیں چلتا۔ بلکہ خدا کی توفیق دیاوری کی ضرورت ہوتی ہے نامردگی کا فرتہند کا یہ مطلب ہی ہے کہ وہ سیاہی کے تمام مدارج کو طے کر چکا ہے۔ بس آگے سفیدی ہی ہے۔ اسی طرح ناامیدی جب حد کو پہنچی تو سمجھو امید آئی۔

حضرت یسعیاہ کی کتاب باب ۵۴ میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ مکہ معظمہ کی نسبت ذکر فرمایا ہے۔ کہ یہ شہر عروس عرب ہے۔ اس پر خطرناک مایوسی ہو گی اس کا کوئی بیٹا بیٹی لائق نہ ہو گا۔ وہ خطرناک غلطیوں میں مبتلا ہوں گے پر آخر اس مایوسی میں امید اس ظلمت میں خورشید نظر آئیگا۔ یہاں بطور تمثیل مریم اور زکریا کا ذکر کرتا ہے کہ دونوں نے اسباب موجود نہ ہونے کی صورت میں اپنی مراد پائی۔ اسی طرح مکہ عروس عرب ہے یاد رہے کہ شہر کو عروس کہنا عام ہے۔ لندن کو عروس البلاد کہتے ہیں۔ شام کو عروس عسقلان اس کا بھی ایک بیٹا ہے۔ جو مظفر و منصور ہو گا اس کے مقابلہ میں جو اٹھیگا ناکام رہیگا۔ بڑی بڑی طاقتوں سے لوگ اٹھتے ہیں۔ مگر معاً ہلاک ہوتے ہیں۔ کام وہی ہوتا ہے۔ جو خدا کرے۔ دیکھو بنگالی ہیں ان کے نادان بچوں نے گورنمنٹ کے مقابلہ میں شرارت کی مگر ناکام رہے۔ میں بارہا واتبعوا ما تتلوا الشیطین اور ما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت کی تفسیر میں یہ سمجھا چکا ہوں۔ کہ کبھی کسی خفیہ کمیٹی۔ مخفی منصوبے میں شامل نہ ہو یہی پاک تعلیم انبیاء کی ہے کہ اون کی کوئی بات مخفی نہیں ہوتی۔ ہمارے حضرت صاحب کو اگر کوئی خلوت میں کچھ کہتا تو آپ اتنے زور سے گفتگو

کرنے لگتے کہ پیچھے گلی مین چلنے والے سُن سکتے۔ ان مخفی کمیٹیون کی ہزار ہزار صفحے کی کتابین مین نے پڑہی ہین۔ یہ مدت سے قائم ہین۔ مگر حضرت نبی کریمؐ سے لیکر حضرت عثمان تک ان کا نام و نشان نہین ملتا۔ یہ اون کا رُعب اور اون کی قدرت نمائی تہی کیونکہ خدا نے اعلان کرا دیا تہا۔ وما ہم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ۔ میری بڑی عمر ہو گئی۔ مین بچہ تہا پہر جوان ہوا پہر ادہیڑ پہر بوڑہا۔ مگر مین آج تک کبھی کسی خفیہ محفل یا کمیٹی یا جلسہ مین شامل نہین ہوا۔ میرا ایک بہت پیارا دوست شہر مین رہتا۔ مگر مین نے اس سے بھی کبھی مخفی ملاقات نہ کی۔ نہ مخفی اس سے گفتگو کی۔ یہ خدا کا مجھ پر بڑا فضل ہے جو منصوبہ بازون کو حاصل نہین ہو سکتا۔ وہ مجھے حاصل ہوا۔

مین تمہین کہان تک سناؤن۔ سناتے سناتے تہک گیا مگر خدا کی نعمتون کے بیان کرنے سے مین نہین تہکتا۔ اور نہ مجھے تھکنا چاہیئے اس نے مجھ پر بڑے بڑے فضل کئے۔ یہان ایک اخبار کے ایڈیٹر نے اپنی نظم چھاپی۔ مجھے معلوم نہ تہا۔ مین اسے پڑھتا اور سجدہ مین گر گر جاتا۔ چونکہ وہ بہت درد سے لکھی ہوئی تہی۔ اس لئے اس نے میرے دردمند دل پر بہت اثر کیا وہ صوفیانہ رنگ مین ڈوبی ہوئی نظم تہی۔ مین جس بات پر تشکر کرتا وہ یہ تہے کہ خدا مجھ پر وہ وقت لایا ہی نہین کہ مجھے معلوم نہ تہا۔ ہوش سنبھالتے ہی مولوی خرم علی۔ مولوی اسماعیل۔ مولوی عبدالحق کی کتابون نصیحۃ المسلمین۔ تقویۃ الایمان رویاۃ المسلمین کو پڑہا اور ان سے توحید کا وہ سبق پڑہا۔ کہ ہر غلطی سے بحمداللہ محفوظ رہا۔

غرض خدا تعالیٰ جن کو نوازتا ہے ان کے لئے عالم اسباب کو بہی ان کا خادم کر دیتا ہے۔ زکریا اور مریم کے گہر مین جو اولاد ہوئی اس مین ایک اسباب پرست تعجب کر سکتا ہے۔ پہر یہ تمثیل جس عروس عرب کے لئے ہے وہ بہی کسی کے لئے باعث تعجب ہو۔ مگر یہ سب کچھ پیشگوئی کی ماتحت ہوا۔

یہان اس آئت مین جو مریم کے صفات بیان کئے ہین تو اس سے مطلب نہین کہ اور کوئی عورت ایسی نہین گذری۔ بلکہ قرآن کا کریم کا قاعدہ ہے کہ جو مرض ہو اس کا علاج کرتا ہے جو مرض نہ ہو اس کا ذکر نہین کرتا۔ احمق لوگون نے سلیمان پر کفر کا فتوےٰ دیا۔ تو خدا نے فرمایا۔ وما کفر سلیمان ایک عورت کی تہمت دی۔ تو فرمایا۔ اسلمت مع سلیمٰن۔ حضرت مریم کو یہودیون نے برا کہا تو فرمایا کہ ان کو خدا نے برگزیدہ کیا۔ پاک بنایا۔

واسجدی۔ یہودیون مین رکوع تک تو نماز ہے۔ سجدہ ایک الگ ہے

ذلک من انباء الغیب۔ بس یہی وہ بات ہے جس کے لئے مین نے ابتدا مین تقریر کی۔ کہ اس قصہ مین مکہ کی نسبت پیشگوئی ہے۔

وما کنت لدیہم اذ یختصمون۔ یہ آئت اذ یلقون اقلامہم سے الگ ہے۔ اور اس آئت کا مضمون اس آئت سے ملتا ہے۔ جہان ما کان لی من علم بالملاء الاعلیٰ اذ یختصمون۔ جب کوئی انتخاب خداوندی ہوتا ہے۔ تو ملاء اعلیٰ مین اس کا تذکرہ ضرور ہوتا ہے اور کچھ رائے زنی ہوتی ہے۔

بکلمۃ منہ۔ ملائکہ کہتے ہین کہ ہم اپنی طرف سے نہین کہتے بلکہ اس کلام کی نقل کرتے ہین جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمین پہونچی۔

کلمۃ۔ بمعنے کلام آتا ہے۔ مسلمانون کی بدقسمتی سے ان کی کتابون میز لکھا ہے کہ کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہین اس لئے وہ کلمہ بمعنی کلام سنکر حیران ہوتے ہین۔ سنو۔ کلمہ متحمل خبر صدق و کذب کا نہین ہوتا۔ مگر خدا فرماتا ہے تمت کلمۃ ربک صدقاً و عدلاً۔ اور ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین۔ انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون

مورخہ ۱۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۵)

ویکلم الناس فی المہد وکہلا۔ اس آئت پر لوگون نے بے وجہ بحث کی ہے اور اس بے وجہ کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض لوگون کی طبیعتین اعجوبہ پسند ہین۔ حالانکہ بات صاف ہے۔ کہ بعض عورتون کے بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہین۔ پہر بعض بچے گونگے بہرے ہوتے ہین۔ تو اللہ تعالیٰ پیشگوئی مین مریم کو تسلی دیتا ہے۔ کہ وہ گونگا نہین ہوگا بلکہ کلام کرنیوالا ہوگا۔ اس وقت جب کہ بچے بولنا سیکھ لیتے ہین جیسا کہ بڑا ادہیڑ ہو کر کلام کریگا کہلاً کے معنے بخاری مین حلیم کے لکھے ہین۔ آپمین یہ بتایا ہے۔ کہ وہ تیری ہی زندگی ہی مین ادہیڑ عمر تک ہی پہونچ جاویگا۔

قال کذالک۔ اسی طرح ہو کر رہیگا۔ جیسے کہا سورۃ مریم مین اسی کذالک پر وقف ہے۔

اللہ یخلق ما یشاء۔ اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔

کن فیکون۔ اس پر مجھ بارہا سوال اٹھتا ہے۔ کہ یہ کس موقعہ پر آتا ہے تو مین نے جہان تک دیکھا یہ حیات بعد الموت پر بولا جاتا ہے۔ سورہ یٰسین مین ہے۔ اولیس الذی خلق السمٰوات (الی) انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون۔

اخلق لکم من الطین کہیئۃ الطیر۔ ان آیات مین پانچ الفاظ تشریح طلب ہین۔ خلق۔ طین۔ یکون طیراً۔ ابرئ الاکمہ۔ احی الموتیٰ خلق کے معنے تجویز کرنے کے ہین۔ بڑا ثبوت ان معنون کا یہ آئت ہے۔ خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ اب اگر یہ معنے کرین۔ کہ اللہ تعالیٰ

نہ میں میں سب کچھ پیدا کر چکا ہے۔ تو یہ معنے واقعات کے خلاف ہیں۔ اسی واسطے تفسیر کبیر میں اس کے معنے تقدیر و اندازہ کے لکھے ہیں۔ دوسری شہادت الخالق الباری۔

المصور۔ تصویر تو ہر ایک چیز کی نظر آتی ہے۔ اس سے پہلے بری کی حالت ہے۔ یعنے جیسے کوئی مصور سنگ مرمر کی بھدی شکل کو تراش خراش کر کے بناتا ہے۔ پھر اس بری سے اندازہ ہوتا ہے۔ خلق کل شیٔ فقدرہ تقدیرا۔ میں بتایا ہے۔ کہ خلق کا مرتبہ اندازہ سے بھی پہلے کا ہے۔ وہ کیا ہے تجویز۔

لکم۔ تمہاری بھلائی کے لئے۔

طین۔ قرآن مجید میں طین کا دو جگہ ذکر ہے ایک جگہ شیطان کا قول خلقتنی من نار وخلقتہ من طین۔ تراب و ماء کے ملنے کو کہتے ہیں طین۔ کیچڑ جو ہوتا ہے اس میں خاصیت ہے۔ کہ جس رنگ میں چاہیں ڈہال لیں۔ مگر آگ نہیں ڈہل سکتی۔ یہاں مسیح فرماتے ہیں کہ میں تجویز کر سکتا ہوں۔ مگر اس کے لئے۔ جو طین ہو۔ یعنے کوئی شخص میری تعلیم کو تسلیم کرے اور اپنے میں طین کی صفات رکھے (جس رنگ میں چاہیں ڈہال سکیں) تو وہ کیوں طیرا۔ جناب الٰہی میں اڑنیوالا ہو جاویگا۔ طیر کا لفظ مومن کے لئے حدیث میں آیا ہے۔

فانفخ فیہ۔ میں اس میں کلام کی ایسی روح پہونکونگا۔ کہ میں وہ اور پرتی سے نکلکر بلند پرواز انسان ہو جائیگا۔

خلق کے معنے پیدا کرنے کے ہیں تو یہ اسلامی عقائد کے خلاف ہے کیونکہ فرماتا ہے۔ ھل من خالق غیر اللہ۔ خلق کل شیٔ خالق کل شیٔ و لا یخلقون شیئا۔

ابرئ الاکمہ والابرص۔ مذاہب عالم پر نظر کرنے سے ہندوں کا یہ مذہب معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر دکھیا سے کو کہتے ہیں اس نے پچھلے جنم میں بدی کی ہے۔ جسکی یہ سزا بھگت رہا ہے۔ قرآن شریف اس عقیدہ کے مخالف ہے چنانچہ وہ مردوں کے لئے فرماتا ہے ومن ورائہم برزخ۔ اور مسیح بھی۔ چنانچہ آپکے پاس ایک جنم کا اندہا آیا۔ جو ان کی دعا سے اچھا ہوا تہا۔ حواریوں نے سوال کیا۔ کہ حضرت یہ جنم کے اعمال سے اندہا ہوا۔ یا ماں باپ کے اعمال سے۔ آپنے فرمایا۔ دو تو باتیں غلط ہیں۔ بلکہ یہ اس لئے اندہا ہوا تا خدا کا جلال ظاہر ہو اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے وقت تناسخ کے خیالات بعض لوگوں میں تہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ مسیح نے بھی تناسخ کی تردید کی۔ اور کہا۔ کہ میں اکمہ و ابرص کو جو تمہاری بدیوں سے بری

ٹھہراتا ہوں۔ یہ پچھلے جنم کی بدیوں کی وجہ سے اکمہ یا ابرص نہیں ہوئے قرآن شریف میں مرض کے مقابلہ میں شفار کا لفظ ہے۔

احی الموتیٰ۔ احیار موتیٰ تین طرح کا ہے ایک اللہ کا جیسا کہ سورۃ بقرہ میں حضرت ابراہیم نے کہا۔ ربی الذی یحیی ویمیت اور ایک جگہ آیا۔ ھو یحیی و یمیت وہی مارتا اور جلاتا ہے۔ خدا کے فعل کا تو کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔

ایک احیار موتیٰ وہ ہے۔ جو کفار نے اسکے مقابلہ میں کیا۔

فاذا حبالہم وعصیہم

ایک احیار موتیٰ انبیار کا ہے۔ چنانچہ نبی کریم کی نسبت فرمایا۔ یاایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ مسیح رسول تہا پس اس کا احیار بھی رسولوں والا احیار ہونا چاہیئے وہ کیا ہے۔ بدوں کا نیک بن جانا۔ ایک شخص نے یہ معنے سن کر مجھے کہا تہا۔ یہ تو معمولی بات ہے۔ میں نے اسے کہا کہ آپنے اگر کوئی ایسا مردہ زندہ کیا تو بتاؤ۔ تو وہ دم بخود رہ گیا

وانبئکم بما تاکلون۔ اس کے یہ معنے غلط ہیں کہ لوگوں کو ان کا کہایا پیا بتا دیتے تھے۔ یہ نبیوں کا کام نہیں ہوتا۔ طبیبوں کا ہو سکتا ہے نبی تو کہانے پینے اور ذخیرہ رکھنے کے متعلق احکام بتاتے ہیں۔ پس عیسیٰؑ کہتے ہیں۔ میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں اس بات پر کہ تمہیں کیا کیا چیز کہانا حلال ہے۔ اور مال میں سے کتنا حصہ زکوٰۃ دینی چاہیئے اور کیا پاس رکھنا جائز ہے۔

میں ایک دفعہ ایک جگہ گیا تو وہاں ایک صاحب کی تعریف ہونے لگی کہ وہ جو کچھ رات کو کہایا جاوے بتا دیتے ہیں۔ حالانکہ اصل بات یہ تھی۔ کہ وہ طبیب تہے ان کی دکان کے پاس ہی سبزی کی ایک ہی دکان تہی پس وہاں سے خریدنے پر وہ دیکھ لیتے۔ کہ آج ان کے گہر کیا پکا ہے

کا حل لکم۔ اس آیت کے لئے دیر تک میں فکر میں رہا۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال و ھذا حرام۔ پس مسیح کیونکر کسی چیز کو حرام یا حلال کہہ سکتے تہے۔ یہ تو خدا کا کام ہے۔ بہت سوچ کے بعد دو امر حل ہوئے ایک تو یہ کہ ان ابراہیم حرمت مکہ کے معنے سب ہی کہتے ہیں۔ بیت حرم تہا۔ ابراہیم نے مکہ کی حرمت کو بیان کیا پس اس سے یہ مطلب ہوا کہ عیسےٰ حرام و حلال بیان کرتے ہیں دوسرے معنے یہ ہوئے۔ کہ ہر نبی اپنی قوم کو اعلےٰ معراج پر پہنچانا چاہتا ہے یہودیوں پر ذلت و مسکنت لپس دیگئی تہی۔ ان کے لئے طیبات جو مال غنیمت اور سلطنت کے انعامات کے رنگ میں تہے۔ بوجہ ان کی بداعمالی کے حرام کر دئے گئے تہے۔ یعنے وہ ان سے محروم ہو گئے تہے اب عیسےٰ کہتے ہیں میری پیروی کرو۔ یہ سب....

....انعامات جن سے تم محروم ہو۔ تمہارے لئے حلال کر دیں گے۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ)